رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دُور اُس مُنہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی ماخزی الاعادی

سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر عاجز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱ | مورخہ ۲۳۔ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء مطابق ۱۸/۲۵ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۳۴ھ از قادیان دارالامان | نمبر ۲۴/۲۵

تخت گاہِ خلافت

ایوان خلافت | حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت نصیب اعدا ایک ہفتہ سے علیل ہے۔ اول گلے میں کسیقدر خراش کی شکایت ہوئی۔ وہ تو بفضلہ تعالےٰ جاتی رہی۔ بعد ازاں خفیف سی حرارت ہو کر ۱۰۱ درجہ تک بخار کی تکلیف ہوگئی۔ جس کے باعث روزانہ درس بھی ۱۶۔ اپریل سے بند رہا۔ اور ۲۱۔ اپریل کو خطبہ جمعہ بھی حضور نے نہیں فرمایا۔ اب دو یوم سے خدا نے صحت عطا فرمائی ہے۔ کمزوری باقی ہے جو انشاء اللہ دور ہو جائے گی۔ ۲۲۔ اپریل سے حضور باہر تشریف لاتے ہیں۔ اور ۲۳۔ سے نمازیں بھی خدام کو پڑھاتے ہیں۔ حضور کی مزاج پرسی کے لئے سیالکوٹ لاہور وغیرہ سے کثیر احباب تشریف لائے۔ تمام دوستوں کو حضور پر نور کی کامل صحت کے لئے نمازوں میں بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ شافی مطلق اس وجود باجود کو بہرہ نوع صحیح وسالم رکھے۔ آمین ؛

خاندان رسالت | حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو بھی کان کے درد کی تکلیف دو یوم سے ہوگئی جس سے ورم بھی کان پر ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ صحت بخشے۔ آمین۔

دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن وجمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بخیریت ہیں۔ جناب صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لاہور میں ایم۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں آج ۲۴۔ کو پانچواں پرچہ اور ۲۶۔ اپریل کو چھٹا پرچہ امتحان کا ہوگا۔ سب دوست آپکی کامیابی امتحان کے لئے خاص توجہ سے دعا میں کریں ؛

خلافت اولیٰ | کے سب ممبر خدا کے فضل سے بخیر و عافیت شاد و خرم ہیں ؛

نواب صاحب قبلہ | عالیجناب خانصاحب محمد علیخان مع اہلبیت مالیر کوٹلہ میں مقیم ہیں۔ حافظ روشن علی صاحب بھی آپکے ہمراہ ہیں عنقریب ارادہ واپسی دارالامان کا رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ بخیریت تمام واپس لائے۔ آمین۔

مبلغین سلسلہ | مولوی سید سرور شاہ صاحب و مولوی شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری و چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے تبلیغی لکچروں کے لئے بنگال میں تشریف لیگئے ہیں۔ اور حکیم خلیل احمد صاحب دہلی میں زور و شور سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ مولوی فضل الدین صاحب ہجو غیر احمدیوں سے مباحثہ کیلئے گوٹریالہ ضلع گجرات میں گئے تھے ربیع الآخر میں واپس آگئے غیر احمدی مولوی مباحثہ سے فرار کر گئے مباحثہ نہ ہوا۔

نتیجہ امتحان انٹرنس | ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ۳۳ طلباء انٹرنس کے امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ ان میں سے خدائے فضل سے ۱۶ پاس ہوئے۔ فسٹ ڈویژن میں ایک۔ سیکنڈ میں ۶۔ تھرڈ میں ۹۔ یہ نتیجہ قابل شکریہ ہے چنانچہ ہم مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ خلافت ثانیہ کے دونوں سالوں میں دشمنان سلسلہ کی روسیاہی کے لئے ہمارے سکول کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دیکر سب کے منہ کالے کر دیئے۔ فللہ الحمد

موسمی بخار | آجکل موسمی بخار کی شکایت ہے۔ نوبتی بخار اکثر گھروں میں ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے۔ اور اس بیماری سے جلد نجات دے۔ آمین ؛

امتحان مولوی | امسال پنجاب میں جو نتیجہ مولوی کے امتحان کا نکلا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جتنے غیر احمدی مولوی کے امتحان میں شامل ہوگئے وہ سب فیل اور جتنے احمدی شامل ہوئے۔ وہ سب پاس اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ مولویت کا بھی خدا غیر احمدیوں میں خاتمہ کرنا چاہتا ہے ؛

بیعت خلافت | مرزا مبارک بیگ صاحب برادر زادہ مرزا یعقوب بیگ پیامی لاہور کو خدا نے بصیرت عطا فرمائی۔ کہ وہ اپنی غلط فہمی سے نادم ہو کر بارگاہ خلافت میں حاضر ہو کر شرف بیعت خلافت سے مشرف ہوئے۔ اللہ تعالےٰ وسواس الخناس سے بچا کر استقامت عطا کرے۔ آمین ؛

فہرست کتب ردِّ آریہ فاروقی بحنسہٖ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک کتاب بجائے خود ایک علمی خزانہ ہے ۔ آریوں کے ساتھ مناظرہ کرنے والوں، یا آریہ مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کے شائقین کو ان کا مطالعہ نہایت مفید ہے ۔ اب تھوڑی تھوڑی تعداد رہ گئی ہے ۔ شائقین جلد مستفید ہوں ۔ چار آنہ (۴ر) سے کم کی فرمائش نہ ہونی چاہیئے ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار رہے گا ۔ جو کتاب ختم ہو جائے ۔ اس کی روانگی میں مجبوری تصور ہوگی ؛

نام کتاب	قیمت
سرمہ چشم آریہ ۔ از مسیح موعود علیہ السلام انعامی پانسو روپیہ	۱۲ر
شدھی کی اشتدعی ۔ آریوں کی زبردست اور قابل فخر شدھیوں کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے ۔ کہ کوئی شدھی دیانندی مت کو سمجھ کر نہیں ہوئی ۔ آریوں کی مخالفتوں ہی سے آریوں پر ایسا اتمام حجت کیا ہے ۔ کہ آج تک اس کا جواب نہیں ہوا ۔ انعامی پانصد روپیہ	۶ر
تنبیہ نادان در از جواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے صفحہ نمبر ۱ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب ۔	۱ر
پیدائش عالم ۔ اس رسالہ میں دیانند جی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جن کے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے ہیں ۔ اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلوں سے جو آریوں کی مسلمہ ہیں ۔ دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدائش ثابت کر دی ہے ؛	۳ر
رسالہ گوشت خوری ۔ آریوں کے اعتراضات گوشت خوری کا رد اور گوشت خوری کا طبعی عقلی ۔ نقلی و علمی ثبوت ؛	۲ر
تیغ صابریہ ۔ بر عقاید آریہ ۔ آریوں کے عقاید کی تردید ؛	۱۲ر

نام کتاب	قیمت
آریہ سماج کا بانی اصل روپ میں ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ؛	۲ر
دیو سماج کا عبد الغفور آریہ سماج کا دھرمپال ۔	۳ر
دید کے ظہور میں فتور ۔	۱ر
دھرمپال کا کچا چٹھا ۔	۱ر
ویدوں کی تعداد تین ہے ۔ چار نہیں ۔	۱ر
ضرورت قرآن ۔ آریوں کے یکصد ان بڑے اعتراضوں کا منقول و معقول جواب کہ جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہیں ۔ ہر ایک مسلمان اسکو خرید کرے ۔ نہایت مفید ہے ۔	۸ر
تصدیق کلام ربانی ۔ بجواب مسلمانے کے بانی کی کہانی ۔ و جواب کتاب ۔ قابل دید ہے ؛	۸ر
ازالۃ الشکوک بیس اعتراضوں کا جواب ۔ نہایت معقول جواب آریہ کو دیئے ہیں ۔	۱ر
بدر کامل ۔ بیس سوالوں کا جواب ۔ ایک آریہ کے یہ سوالات تھے ۔	۴ر
ایک مسلمان کا پیغام ۔ اس میں مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت ۔ گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام ۔	۱۰ر
کلام الامام ۔ منظوم مکالمہ مسلمان و آریہ ۔ قیمت	۲ر

نام کتاب	قیمت
تحفہ آریہ سماج ۔ یا آریہ سماج کا پول حصہ دوم یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے ۔ جو جگدمبہ پرشاد آریہ نومسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید میں انعامی نو ہزار روپیہ شائع کی تھی ۔ جسکا آج تک جواب نہیں لکھا ۔ بالکل نایاب ہے قیمت	عہ ۴ر
اختیار الاسلام ۔ بجواب ترک اسلام ۔ دھرم پال مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم حصہ دوم ۔ سوم ۔ چہارم ۔	عصہ ۸ر
آریہ مت کی عکسی تصویر ۔	
علاج آریہ سماج منظوم	۸ر
گائے کی عظمت پر نظر	۱۰ر
آریہ سماج اپنے اصل روپ میں ۔ قابل دید ہے ؛	۱۰ر
تحفۃ الہند ۔ انگریزی یہ وہ مشہور کتاب ہے ۔ جو مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نومسلم نے سب سے پہلے ہندو مذہب کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے تصنیف کی جسکی لاکھوں جلدیں ہندوستان میں آج تک بار بار چھپکر فروخت ہوئی ہیں ۔ اس نادر کتاب کو ایک قابل انگریزی دان مسلمان نے اردو سے انگریزی میں قابلداد ترجمہ فرمایا ہے ۔ انگریزی خوان پبلک اس ترجمہ کی قدر کرے ۔ چند نسخے ہم نے	۱۰ر ۱۲ر

نام کتاب	قیمت
منگائے ہیں ؛ قیمت صرف ؛	عہ
ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب کا رد انگریزی میں ۔ پنڈت دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں جو ایک باب برخلاف مذہب اسلام لکھا ہوا ہے ۔ اسکا لاجواب رد بزبان انگریزی قابل مصنف نے شائع کیا ہے ۔ چند نسخے موجود ہیں ۔ جلد خریدو ؛	عہ ۸ر
رسالہ گاؤکشی و گوشت خوری ۔ مسئلہ گاؤکشی اور گوشت خوری پر لائق مصنف کی جدید تصنیف انگریزی میں	۶ر
عشرہ سوالات کے جوابات صوبہ بہار کے علماء مخالفین نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر بڑے بڑے دس اعتراض کئے تھے ۔ اور یہی اعتراض عموماً ہر ایک مخالف ہمیشہ کرتا رہتا ہے ان کے مکمل مدلل مبسوط و مفصل جواب قابل دید احمدی برادران ؛	۸ر
انسان کامل ہر دو حصہ عارف ربانی حضرت سید عبد الکریم صاحب گیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب انسان کامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف آئینہ تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے ۔ احادیث و حدیث عمار تلیہ روح کرسی کتب آسمانی فرشتگان لوح و قلم وغیرہ کے معانی و اسرار کا مفصل ذکر ؛ نایاب کتاب ہے ؛	عہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار۔ فاروق

قادیان۔ دارالامان۔ مورخہ ۲۳-۳۰ مارچ

احمدی مبلغین اور آریہ سماج دہلی کا زیر تجویز مناظرہ

اور

نامہ نگار پرکاش کی دروغگوئی

ست کو گرہن کرنا اور است کو تیاگنا آریہ سماج کے دو مشہور اصول بتائے جاتے ہیں۔ لیکن نہایت افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ سماج مذکور کے یہ دونوں نیم اکثر اوقات ہاتھی کے دکھانے کے دانتوں سے زیادہ وقیع و وزندار ثابت نہیں ہوئے۔ چنانچہ اس کی ایک تازہ اور بہت ہی شرمناک نظیر کا ہمعصر پرکاش مورخہ ۲۔ اپریل ۱۶ء کے اس نوٹ سے پتہ چلتا ہے۔ جو اُس نے اپنے نامہ نگار کیطرف سے بعنوان

"احمدیوں کا جلسہ اور مباحثہ سے فراری"

شائع کیا ہے۔ ہمعصر مذکور اس عنوان کے تحت میں کسی مجہول نامہ نگار کی گمنام تحریر چھاپتا ہے۔ کہ:۔

"احمدیوں نے اشتہار میں لکھدیا تھا۔ کہ کسی سے مباحثہ نہ کیا جائیگا۔ اور نہ کسی مذہب پر حملہ کیا جائیگا۔ لیکن پھر بھی کئی لکچران کے اداگون کے متعلق ہوئے۔ تب آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا۔ کہ جب آپ اداگون پر اعتراض کرتے ہیں۔ تب دوسرے فریق کو کیوں نہیں موقعہ دیتے۔ کہ وہ آپ کے اعتراضوں کا آپ ہی کے جلسہ میں جواب دے۔ لیکن ٹال مٹول لا کے سوا کچھ نتیجہ نہ نکلا جب دیکھا۔ کہ آریہ لوگ بہت ہی پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ کہ مباحثہ کیا جائے۔ تب یہ لوگ بوریا بندھنا باندھ کر دہلی سے چمپت ہوئے"۔

دیکھئے یہ ہے دید کے دھرم کے گیانی اور سماجی مہر کی شیریں زبانی۔

پرکاش کی دروغ بیانی

پرکاش یا اس کے نامہ نگار کی یہ صریح دروغ بیانی اور افتراء بازی محض غلط ہونے کے سبب بھی کچھ کم قابل افسوس اور شرمناک نہیں۔ لیکن وہ اس وجہ سے اور بھی زیادہ مستوجب ملامت ہے۔ کہ اسمیں پبلک کو اصل واقعات سے قطعاً بے خبر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور صحیح نتائج تک پہنچنے کا ذرا بھی موقعہ نہیں دیا گیا۔ ہمارے پاس خدا کے فضل سے اس تمام خط و کتابت کا سلسلہ بجنسہٖ موجود ہے جو زیر تجویز مناظرہ کے بارہ میں احمدی مبلغین مقیم دہلی اور آریہ سماج چاوڑی کے درمیان کئی روز تک جاری رہی۔ اب ہم اس سارے ریکارڈ کو مکمل طور پر مع ضروری حواشی کے اس پرچہ میں شائع کرتے ہیں۔ تاکہ سمجھدار لوگ خود بڑی آسانی و صفائی سے معلوم کرلیں۔ کہ مجوزہ مناظرہ سے احمدیوں نے فرار کیا ہے۔ یا سماجی مہاشوں نے۔ اور کہ ٹال مٹول ہم کرتے رہے۔ یا خود آریہ صاحبان ✦

پرکاش کی خوش فہمی

نامہ نگار پرکاش نے اس بات کا تو خود اقرار کیا ہے۔ کہ "احمدیوں نے اشتہار میں لکھدیا تھا۔ کہ کسی سے مباحثہ نہ کیا جائیگا۔ نہ کسی مذہب پر حملہ کیا جائیگا"۔ لیکن آریہ سماج کے مشہور مسئلہ تناسخ کے رد میں جو ایک لکچر ہماری طرف سے ہوا۔ اُسے نامہ نگار مذکور اپنی انوکھی و بیدرک عقل و فہم کے رُو سے اُس اعلان کے خلاف سمجھ کر ہمیں ملزم کرتا ہے۔ کہ "لیکن پھر بھی کئی لکچران کے اداگون کے متعلق ہوئے"۔ شاید اس کے نزدیک کسی مذہب کے عقائد باطلہ کا رد کرنا بھی خواہ کیسی ہی تہذیب و متانت سے ہو۔ اس مذہب پر حملہ ہی کرنا ہے۔ اگر اس اصول کو مذہبی مناظرات یا تبلیغی تقریرات میں لازمی قرار دیا جائے۔ تو کسی باطل سے باطل اور گندہ سے گندہ عقیدہ کی تردید کا بھی کوئی شخص مجاز نہیں ہوسکتا۔ تو پھر آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ اس سے پہلے اپنے ستیارتھ پرکاش کے اُن ابواب کو نکال کر دنیا کے پردہ پر سے بالکل ناپید کردے جن میں اسلام عیسائیت وغیرہ دیگر مذاہب کے عقائد کو باطل ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ خصوصاً جبکہ اُس میں مصنف کا طرز بیان بھی نہایت مکروہ و قابل اعتراض واقع ہوا ہے۔

پرکاش کا سیاہ جھوٹ

نامہ نگار پرکاش کا یہ کہنا بھی بالکل دروغ بے فروغ ہے۔ کہ دوسرے فریق کو جواب کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ جس کی مفصل کیفیت انشاء اللہ اب مکمل روئداد سے بخوبی واضح ہوجائے گی ✦

پرکاش کے نوٹ سے یہ بات نہیں کھلتی۔ کہ اسکا لکھنے والا کوئی غیر ذمہ دار عامی اور بازاری آدمی ہے۔ یا آریہ سماج (چاوڑی) دہلی کا کوئی معزز مستند علیہ۔ بصورت اولیٰ تو اس نوع کی اشاعت پرکاش کے واسطے سخت شرم کا موجب ہونا چاہیئے۔ کہ اشخاص متعلقہ یعنی خود سماج مذکور کے ذمہ دار عہدیداروں سے اصل واقعات کی تحقیق و تصدیق کئے بغیر اس نے ایک محض لغو و بے بنیاد بیان کو کیوں چھاپدیا۔ اور بصورت ثانیہ آریہ سماج دہلی کی پوزیشن نہایت نازک ہوگی۔ کہ اس کے ذمہ دار ممبر ایسے کوتہ اندیش ہیں۔ کہ اہم سے اہم معاملات میں بھی واجبی احتیاط و راست گوئی سے کام نہیں لیتے ✦

پرکاش کا سفید جھوٹ

نامہ نگار مذکور نے ٹال مٹول کو ہم سے منسوب کیا۔ اور لکھا ہے۔ کہ "جب دیکھا۔ کہ آریہ لوگ بہت ہی پیچھے پڑے ہیں۔ کہ مباحثہ کیا جائے تب یہ لوگ بوریا بندھنا باندھ کر دہلی سے چمپت ہوئے"۔ اگر اختیار حق و ترک ناحق درحقیقت آریہ سماج کے اصول ہیں۔ اور آریہ صاحبان انہیں واجب العمل بھی سمجھتے ہیں۔ اور اگر شرم و حیا اور خوف خدا ان کے نزدیک بھی لوازمات انسانیت سے ہیں۔ تو نامہ نگار پرکاش کا قلم اس قسم کے سراسر بے بنیاد و خلاف واقعات اتہام کی تحریر سے رُک جانا چاہیئے تھا جبکہ امر واقعی یوں ہے۔ کہ ہمارے مبلغ بفضل خدا اس وقت تک دہلی میں موجود ہیں۔ اور سب سے اخیر خط ہمارا ہی آریہ سماج دہلی کے ذمہ آج ۵۔ اپریل تک قابل جواب باقی ہے۔ جو ۲۷۔ مارچ کو سکرٹری صاحب آریہ سماج دہلی کے نام بھیجا گیا۔ اور جس کی حرف بحرف نقل پر ان کے رسیدی دستخط ہمارے پاس موجود ہیں۔ پھر اس کے بعد قبل اس سے کہ ان کی جانب سے کوئی جواب موصول ہو۔ ہمارا ایک اور اطلاعی خط ان کے نام بدیں مضمون جاچکا تھا۔ کہ آئندہ ہماری طرف سے نامہ و پیام متعلقہ اخویم مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ متعینہ دہلی کے نام ہوا کریں گے۔ کیونکہ فی الحال وہ اس خدمت پر مامور کئے گئے ہیں۔ اور ہم بعد انتظار جواب قادیان جاتے ہیں ✦ کیونکہ مجھ کو اور ضروری کام بھی تھے۔

ہم نے سماجی دوستوں کو اپنی پیشکردہ نرم شرائط سے کہاں تک اتفاق حق کا موقعہ دیا۔ اور کس درجہ انپر ہر طرح حجت تمام کی۔ اسکا اندازہ بھی پبلک ہماری طرف سے اس ساری روئداد کو پڑھ کر کرے گی۔ لہذا اس جگہ ہم صرف بعض اہم تر باتوں کا ذکر کافی سمجھتے ہیں۔ جو نامہ نگار پرکاش کے سفید جھوٹ کی پردہ دری کے لئے ضروری ہے۔ تاکہ لوگوں کو اس کی دروغ بیانی ولغو گوئی کا بر بنائے واقعات اچھی طرح یقین آجائے ؛

۱۔ سب سے پہلے نامہ نگار پرکاش کو اسکا علم ہونا چاہیئے۔ کہ ۷۔ مارچ کو جس روز ہمارا آخری جلسہ ختم ہوا آریہ سماج دہلی کا سب سے پہلا رقعہ جس میں ہم کو چیلنج دیا گیا تھا۔ ہمارے پاس پہنچا۔ جس کے جواب میں ہماری طرف سے منظوری چیلنج کے علاوہ شرائط مباحثہ کے متعلق بھی بعض ضروری باتیں لکھی گئیں۔ اور طے شرائط وغیرہ کی بابت بیس روز تک طرفین سے نامہ و پیام کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ ہمارے آخری خط کی تاریخ ۲۷۔ مارچ ہے۔ اور اس عرصہ میں جانبین سے اٹھارہ خطوط گئے اور آئے ؛

۲۔ پھر جبکہ چیلنج آریہ سماج کی جانب سے تھا۔ اور سب سے آخری چٹھی ہماری ہی ان کے ذمہ جواب طلب رہی تھی جس میں ہم نے ساری شرائط کو حسب منشاء آریہ صاحبان منظور کر لیا تھا۔ اور اس کی نقل پر منتری صاحب سماج مذکورہ کے رسیدی دستخط ہمارے پاس شامل فائل محفوظ ہیں۔ اور اسکا کوئی جواب ۱۵ اپریل تک کہ دس روز گذرنے آئے سماجی مہاشوں نے نہیں دیا۔ تو کوئی انصاف دوست اور باخبر انسان کیونکر ہم پر فرار کا الزام لگا سکتا ہے۔ ہاں ایسے لوگوں کی زبان کوئی روک نہیں سکتا۔ جو ہٹ دھرمی وسخن پروری سے اپنی ہی کہے جانے کو ضروری سمجھتے۔ یا اصل واقعات سے غرض نہ رکھ کر دیوانوں کی سی بڑ ہانکے جانے میں اپنی جیت دیکھتے ہوں۔ کیونکہ عامیانہ مراسم کے اصول میں یہ بھی ایک مشہور بات ہے۔ کہ حق وناحق کی بحث کو نظر انداز کر کے ہمیشہ اپنی دھائیں دھائیں سے مطلب ہے۔ تاکہ لوگ بے بنیاد بکواسوں سے متاثر ہو کر حقیقت حال کی طرف توجہ ہی نہ کرنے پائیں۔ اور مقابل میں اگر ذرا بھی کمزوری ہے۔ تو وہ بھی مرعوب ہو جائے۔ بقول مشہور۔ کہ تک ملے یا نہ ملے۔ مگر یہ جھوں تو مریگا۔ مگر ہم خدا کے فضل سے اہل حق ہیں پرستاران باطل کے سامنے سے کبھی میدان چھوڑ کر ہٹ نہیں سکتے۔ پس نامہ نگار پرکاش کو خصوصاً اور تمام سماجی دوستوں کو عموماً یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ اسلام ہاں زندہ اسلام جو اسوقت بفضل خدا احمدی جماعت ہی کے پلے ہے۔ ہرگز ہرگز تمہارے بودے ویدک دھرم سے نیچا نہیں دیکھنے کا ؛

مہاشہ رامچندر کا فوارہ پر اعلان

پھر نامہ نگار پرکاش کو اگر وہ حالات متعلقہ سے باخبر رہا ہے۔ یہ بھی یاد ہونا چاہیئے۔ کہ بعض آریوں کی طرف سے ہمارے متعلق ایسی ہی خرافات اڑائے جانے پر جب ہم نے اُن کے مشہور پرچارک مہاشے رام چندر کو فوارہ سے واپس آتے وقت گھنٹہ گھر کے پاس بعض سماجی دوستوں کی لغویت پر قائل معقول کیا۔ تو انھوں نے کیا کہا تھا۔ اور پھر اگلے دن فوارہ پر انھوں نے اس عامیانہ گپ بازی کو کن الفاظ میں قابل ملامت ٹھہرایا تھا۔ کیا انھوں نے علانیہ یہ نہیں کہا۔ کہ ہمارے اور احمدی مبلغین کے مابین شرائط مباحثہ کے متعلق ابھی خط وکتابت جاری ہے۔ جب تک اس کا نتیجہ نہ نکلے کسی کو اس بات کا حق نہیں۔ کہ فریقین میں سے کسی کو گریز کرنے والا سمجھے یا کہے۔ (مفہوم بالفاظ راقم) اس کے سننے والے اب بھی دہلی میں بہتیرے موجود ہونگے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے۔ جس کے بعد ہمارا ہی آخری خط ۲۷ کے نام گیا۔ پرکاش کی غلط بیانی کرنے کے دن تک ہم کو کوئی جواب نہیں ملا ؛

واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا آخری خط آریہ سماج کی آخری چٹھی کے جواب میں کسی قدر غیر معمولی تاخیر سے پہنچا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ شرائط مباحثہ کے متعلق ہمیں اپنے امام محترم کے آخری احکام کا انتظار تھا۔ پس جہاں ایک طرف ان آریہ مہاشوں کی شتاب کاری قابل غور ہے۔ جنھوں نے چند روز ہی کے انتظار میں یہ بے صبری دکھائی۔ اور انصاف پسندی و معقولیت کے درجہ سے بالکل گرا ہوا نمونہ پیش کیا۔ وہاں دوسری طرف بفضل خدا ہماری ظرف کی داد دیجئے۔ کہ ہم نے باوجود سماجیوں کی طرف سے صریح مباحثہ سے فرار کی تحریریں آنے پر بھی کبھی ایسے خیالات کا اظہار قبل از وقت سمجھ کر روا نہ رکھا۔ حالانکہ ہمیں آریہ صاحبان کا فرار مشتہر کر دینے کا ہر طرح حق حاصل تھا۔ کیونکہ چیلنج ان کی طرف سے ہوا تھا۔ پھر شرائط کے معاملہ کو لیت ولعل سے طول بھی انہی نے دیا۔ اور آخر میں مباحثہ سے فرار بھی انہی کے جواب سے ثابت ہوا۔ جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہو جائیگا ؛

ہمارا جلسہ مناظرہ کے لئے نہ تھا

قبل اس کے کہ ہم اس مضمون کو ختم کریں۔ اتنا اور جتلا دینا ضروری ہوگا کہ ہمارے جلسہ میں جو بحث ومناظرہ کے لئے وقت نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ ہم کسی فریق مخالف سے مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ درحقیقت ان جلسوں کے انعقاد کی غرض اصلی بموجب اعلانات مشتہرہ صرف اپنے عقائد کی تبلیغ اور غیر اسلام ادیان کے عقائد باطلہ کی تردید کرنا تھی۔ جیسا کہ ہمارے تمام لکچروں کے سننے والے جانتے ہوں گے۔ بایں ہمہ ہم نے اپنے لکچروں کے آخر میں لوگوں کو مختصراً سوال اور رفع شکوک کرنے کا موقع بھی دیا۔ اور اسی طریق پر مہاشہ رامچندر صاحب کو بھی سوال کرنے کا حق دیا گیا۔ مگر انھوں نے خود اس حق کو لینے سے انکار کر دیا تھا ؛

رہا علیحدہ اور باقاعدہ مباحثہ اور مناظرہ کا معاملہ سو اس کی ساری جوابدہی ان لوگوں کے ذمہ عائد ہوتی ہے جو ہمیں چیلنج دیں۔ ان کا تو فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ہمیں کوئی موقعہ گریز کا نہ دیں۔ اور ساری شرائط ہمارے ہی حسب منشاء قبول کر کے بھی ہم پر حجت تمام کریں۔ چہ جائیکہ ہم ان کی تمام شرطوں کو مانکر ہر طرح آمادگی ظاہر کریں۔ پھر بھی وہ حیلے سازیوں سے راہ فرار ڈھونڈتے رہیں۔ اور گریز کی تہمت الٹی ہم پر ہی لگائیں۔ اگر آریہ سماجی دوستوں کو ان کے ویدک دھرم نے حق پسندی کی یہی تعلیم دی ہے۔ تو خدا بچائے ایسی گندم نمائی جو فروشی سے ؛

امید ہے۔ کہ نامہ نگار پرکاش کی پھیلائی ہوئی غلطی دور کرنے کو سردست اسی قدر کافی ہوگا۔ اور مناظرہ زیر تجویز کے دیگر پہلوؤں سے کماحقہ آگاہی حاصل کرنے کے لئے ناظرین مندرجہ ذیل روئداد کو ملاحظہ کریں جس میں طرفین کی خط وکتابت بجنسہ درج کر کے آریہ سماج دہلی کے گریز کا ثبوت ہر شخص کو مل جائیگا۔ انشاء اللہ ؛

نقل خط وکتابت بابین آریہ سماج دہلی ومبلغین سلسلہ احمدیہ

(۱) آریہ سماج کا چیلنج مباحثہ

واقعہ ۷۔ مارچ سنہ ۱۶ء کو سکرٹری صاحب آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی کی طرف سے مندرجہ ذیل چٹھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم کو دستی موصول ہوئی ؛

۷ مارچ ۱۹۱۶ء - شریمان سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی - نمستے!

واضح ہو - کہ آپکے لکچر تردید تناسخ دو روز متواتر رائل تھیٹر میں ہوتے رہے ہیں جس میں آپ کی طرف سے تناسخ پر اعتراضات ہوتے رہے - چونکہ یہ موقع ایسا ہے - کہ آپ کے بڑے بڑے عالم موجود ہیں - اور ہمیشہ سچائی کا فیصلہ ہونا واجب ہے - اس لئے آریہ سماج دہلی آپ کو چیلنج دیتا ہے - کہ آپ جہانتک ممکن ہو سکے - جلدی آریہ سماج مندر چاوڑی بازار دہلی میں بحث کرنے کے لئے تیار ہونے کی اطلاع دیویں - چونکہ پنڈت رام چندر جی وکیل آریہ سماج صدر بازار دہلی سے آپ اس کا وعدہ اپنے مکان پر بھی کر چکے ہیں - کہ اگر ہم مکان وغیرہ بحث کے لئے تجویز کر دیویں - تو آپ مباحثہ کے لئے بالکل تیار رہیں - لہذا آپ فوراً چیلنج کو منظور کر کے اطلاع دیویں تاکہ تمام بندوبست کر لیا جاوے ؛

نوٹ :- نیم مباحثہ اسکی پشت پر لکھے گئے ہیں - ملاحظہ فرماویں -

۱ - ہر فریق کو گفتگو کرنے کے واسطے مساوی وقت دیا جائیگا ؛

۲ - وقت مباحثہ فریقین کی رضامندی پر ہوگا - جو ہر روز تین گھنٹہ ہوا کرے گا ؛

۳ - پردھان جلسہ آریہ سماج کی طرف سے مقرر ہوگا - جس کا کام محض وقت کی پابندی کرانا - مضمون سے باہر نہ جانے دینا - اور امن قائم رکھنا ہوگا ؛

۴ - تقریر کرنے والوں کو تہذیب سے بولنا ہوگا - خلاف ورزی کرنے پر پردھان کو حق ہوگا - کہ اُسے روک دیویں ؛

۵ - مباحثہ میں عقلی و نقلی دونوں ثبوت دئے جائیں گے - جو فریقین کی مانی ہوئی کتابوں میں سے ہونگے ؛

۶ - مباحثہ تا اختتام برابر جاری رہیگا ؛

جانکی ناتھ شرما سکرٹری چاوڑی بازار دہلی

فاروق - اس چٹھی میں صاف طور پر ہم کو یہ چیلنج دیا گیا ہے - کہ ہم آریہ سماج دہلی کے ساتھ مسئلہ تناسخ پر مباحثہ کریں - اور اس چیلنج کا ہمارے اس وعدہ کے مطابق دیا جانا تحریر کیا ہے - جو ہم نے رام چندر صاحب وکیل آریہ سماج (یعنی پلیڈر نہیں آپنے مکان پر کیا تھا - وہ وعدہ کیا تھا؟ یہ کہ راجندر صاحب تناسخ پر ہمارے لکچر کا حصہ اول سن کر اگلے دن ہمارے مکان پر تشریف لائے - اور درخواست کی - کہ تناسخ کے لکچر پر ہم کو بھی گفتگو کی اجازت دیجائے - ہم نے کہا - کہ بیشک ہمارے مشتہرہ قاعدے کے مطابق آپ انتظام لکچر پر جسقدر سوال چاہیں - مضمون لکچر کے متعلق کر سکتے ہیں - جنکا جواب اسی جلسہ میں دے دیا جائیگا - اسپر انھوں نے فرمایا - کہ پھر جواب الجواب کے لئے بھی ہمیں وقت ملیگا یا نہیں - ہم نے کہدیا - کہ یہ مباحثہ و مناظرہ کہلاتا ہے - اس غرض کے لئے یہ جلسہ نہیں ہے - جسطرح دیگر لکچروں پر سامعین و معترضین کو سوال کا موقعہ دیا گیا تھا - اسی طرح آپ کو دیا جا سکتا ہے - اس سے زیادہ نہیں - صرف ایک بار آپ اپنے اعتراض سوال متعلق لکچر پیش کر سکتے ہیں - جنکا جواب ایکبار ہی دے دیا جائیگا - پھر یہ سلسلہ ختم ہوگا - آگے مباحثہ کی صورت نہیں پیدا کی جائے گی - یہ طریق جو ہمارے جلسہ کے متعلق قائم شدہ تھا - ان کو منظور نہ ہوا - اور انھوں نے فرمایا - کہ ہم سے بعد اختتام جلسہ مناظرہ کر لیں - ہم نے کہا - کہ اگر مکان وحفظ امن وغیرہ کا آپ انتظام کر کے ہم کو چیلنج دیں گے - تو ہم بعد حصول اجازت اپنے امام کے آپ کا چیلنج منظور کر کے بعد تصفیہ شرائط ضروری مباحثہ کریں گے - یہ ہے وہ اصل واقعہ جسکا ذکر سکرٹری صاحب آریہ سماج نے اپنی چٹھی میں فرمایا ہے ؛

ہم نے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور آریہ سماج کا چیلنج بغرض حصول اجازت پیش کیا - اور ہمارے مبلغین اپنے مقررہ پروگرام کے مطابق امروہہ - نیز - پٹیالہ وغیرہ کے جلسوں پر چلے گئے - اُدھر سے فارغ ہو کر آئے اور حضور خلیفہ ثانی سے اجازت بھی حاصل ہو گئی - تو حسب حکم حضرت خلیفۃ المسیح ہم نے چیلنج مذکور کا جواب ۱۲ مارچ کو حسب ذیل دیا - مگر اس سے پہلے رسید چیلنج ہم سماج میں بھیج چکے تھے ؛

(۲) چیلنج منظور

جناب سکرٹری صاحب آریہ سماج چاوڑی - بعد ما وجب واضح ہو کہ آپکے چیلنج مورخہ ۷ مارچ ۱۹۱۶ء کی رسید آپ کو بھیجی جا چکی ہے ہم آپکے چیلنج مباحثہ کو خدا تعالیٰ کی توفیق سے منظور کرتے ہیں - چونکہ آپ کو معلوم ہے - کہ ہم یہاں مسافر ہیں - اور ایک جماعت علماء کو آپکے چیلنج کی وجہ سے یہاں قیام کرنا پڑا ہے - اس لئے جسقدر جلد ممکن ہو - آپ اپنے کسی معتمد علیہ کو ہمارے پاس بھیجدیں - تاکہ ضروری شرائط کا تصفیہ ہو جاوے -

آپکی مجوزہ **شرائط ۳** میں اسقدر ترمیم ضروری ہے - کہ پریذیڈنٹ جلسہ ایک کی بجائے تین ہوں گے - ایک آریہ سماج کی طرف سے اور ایک احمدی جماعت کی طرف سے اور ایک مسلمہ فریقین ہوگا - جو کسی غیر مذہب کا آدمی ہوگا -

شرط نمبر ۶ کے متعلق اس قدر کہنا ضروری ہے - کہ پرچے محدود ہوں گے ؛

یعقوب علی و قاسم علی احمدی

اس جواب میں ہم نے چیلنج منظور کر کے آریہ صاحبان کی پیشکردہ شرائط مندرجہ چیلنج میں سے ۳ و ۶ کی ترمیم کر کے ضروری شرائط کے فیصلہ کے واسطے ان کے معتمد علیہ کو بلایا تاکہ بالمواجہ بیٹھکر زبانی طور پر جلد سے جلد شرائط طے ہو جائیں - اور مباحثہ شروع کر دیں - مگر آریہ سماج نے اپنا معتمد بھیجنا منظور نہ کیا - اور چٹھی نمبر ۳ ہمارے جواب میں پہنچی ؛

(۳) آریہ سماج کا جواب

۱۲ مارچ ۱۹۱۶ء

جناب سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ دہلی - نمستے - آپکا پتر ہمارے پتر مورخہ ۷ مارچ کے جواب میں آج صبح پراپت ہوا - اور تین نویدن ہے - کہ آپ مہربانی فرما کر اپنے کسی معزز اور مانیہ یعنی ذمہ دار مہاشے کو اس وقت سماج میں بھیجدیں - صرف دو ضروری امر ہیں - جن پر گفتگو کر کے ابھی تاریخ کا فیصلہ ہو سکتا ہے چونکہ آج سماج کا ہفتہ واری جلسہ ہے - یہاں کئی مہاشے تشریف رکھتے ہیں - آپکے تشریف لانے سے اس وقت شرائط مباحثہ فیصل ہو سکتی ہیں - اس لئے آپ ضرور تشریف لاویں ؛

۱ - تین صدر انجمنوں کا مقرر کرنا -

۲ - شرط نمبر ۶ کے متعلق بالکل سمجھ میں نہیں آیا - کہ آپ کا کیا مطلب ہے - کہ پرچے محدود ہوں گے ؛

جانکی ناتھ شرما

اس چٹھی میں انھوں نے اپنے ہفتہ واری جلسہ میں شرائط پر گفتگو کرنے کے واسطے خود آنا پسند کر کے ہمکو سماج میں بلایا - تو ہم خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے تین شخص مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم - عاجز ایڈیٹر فاروق - ماسٹر محمد حسن صاحب دہلوی گیارہ بجے سماج مندر میں تصفیہ شرائط کے لئے پہنچگئے - زبانی بات چیت سے سماجی مہاشے کسی فیصلہ پر تیار نہ ہوئے - ایک کچھ کہتا - اور دوسرا کچھ کہتا - جس سے مجبور ہو کر سماج مندر میں ہی بیٹھ کر ہم نے چاہا - کہ تحریری اتمام حجت انپر کر دیا جائے کیونکہ مباحثہ سے پہلو تہی کی طرح مہاشوں نے ڈالدی تھی - لہذا ۱/۲ ۱۱ بجے ایک تحریری منتر ہم نے ان پر پھونکا - جو یہ ہے ؛

(۴) ہمارا سوال

آریہ سماج مندر چاوڑی بازار - ۱۲ مارچ ۱۹۱۶ء

جناب سکرٹری صاحب آریہ سماج چاوڑی بازار - بعد ما وجب آپکے ارشاد کے موافق تصفیہ شرائط کے لئے حاضر ہوئے ہیں - آپ مہربانی تحریراً فرماویں - کہ آپکس حیثیت سے مباحثہ کریں گے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیا مسئلہ تناسخ کو آریہ سماج کے ایک مسلمہ عقیدہ کی حیثیت میں قرار دیکر بہ حیثیت مدعی یا ہماری ان تقریروں پر جو راما تھیٹر میں ہوئی ہیں۔ بہ حیثیت مستغرض کے اپنی تقریر شروع کریں گے ✦ ۱۱ بجے ۔ یعقوب علی قاسم علی

یہ تحریر آریوں کی پوزیشن قایم کرنے کی غرض سے لکھی گئی۔ کیونکہ سماجی دوست بحیثیت مدعی اپنے دعوی تناسخ کا ثبوت دینے سے زبانی بات چیت میں صریح گریز کر رہے تھے گرافسوس کہ ہمارے مطالبہ کا جواب چھوڑ کر سکرٹری صاحب سماج نے مندرجہ ذیل چٹھی لکھ ماری ✦

(۵) آریہ سماج کا جواب

۱۲-مارچ-۱۹۱۶ء

شریمان سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی۔ نمستے۔ جو شرائط مباحثہ ہم نے اپنے پتر مورخہ ۱۲ ۳/۱۶ میں پیش کی تھیں۔ ان میں سے آپنے اپنی چٹھی مورخہ ۱۲ ۳/۱۶ میں صرف شرائط ۳ و ۶ پر اعتراض کیا ہے اب زبانی بات چیت میں آپ کچھ نئی شرائط پیش کرتے ہیں چونکہ گفتگو سے معلوم ہوا۔ کہ زبانی بات چیت میں شرائط کا فیصلہ ہونا نظر نہیں آتا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک امر کا فیصلہ تحریری کیا جاوے ✦

جانکی ناتھ شرما

اس جواب میں زبانی بات چیت سے انکار کر کے تصفیہ شرائط کے لئے تحریری گفتگو کی خواہش ظاہر کی۔ جو افسوس ہے اس پر بھی قائم نہ رہے۔ اور انکار کر کے راہ فرار اختیار کی۔ جیسا کہ ہماری چٹھی ۷ سے ظاہر ہو جائیگا۔ ہم نے بجواب اس کے دوسرا منتر پیش کر دیا ✦

(۶) ہمارا جواب

سکرٹری صاحب آریہ سماج دہلی جنابمن! بجواب آپکے رقعہ مورخہ ۱۲ ۳/۱۶ جو آریہ سماج مندر میں ہماری تحریر کے جواب میں آپ نے دیا ہے۔ قلمی ہے۔ کہ مہربانی کر کے اُس ذمہ دار شخص کو نامزد کریں۔ جو شرائط کا تصفیہ تحریراً کرے گا۔ اور اس کا ساختہ پرداختہ آپ کی سماج کو مسلم ہوگا ✦

تا تصفیہ شرائط ہم سماج مندر میں تحریری تبادلہ خیالات کرتے رہیں گے۔ مجھے تعجب ہے کہ کس شرائط کا اظہار آپ نے کس بناء پر کیا ہے۔ جبکہ تصفیہ شرائط کے لئے آپ نے ہمیں بلایا ہے۔ اور اس کے تصفیہ کی جو صورت ہو اس کے لئے ابھی موجود ہیں ✦ ۱۲ بجے پر ۱۰ منٹ - ۱۲ ۳/۱۶

یعقوب علی

ہم نے ہر چند کوشش کرنی چاہی۔ کہ کسی طرح تصفیہ شرائط ہو کر مباحثہ شروع ہو اور ان کے مندر میں ہی بیٹھ کر تحریری طور پر شرائط کا تصفیہ کرنے پر آمادہ رہے۔ اور یہ جائز مطالبہ کیا۔ کہ آریہ صاحبان تصفیہ شرائط کے لئے اپنی طرف سے کسی ذمہ وار شخص کو نامزد کر دیں۔ جسکا ساختہ پرداختہ متعلق شرائط ان کو منظور ہو۔ تاکہ اس کے ساتھ تحریری تصفیہ ہم مندر میں ہی بیٹھ کر کر لیں۔ مگر ناظرین یہ سنکر حیران ہونگے کہ سکرٹری صاحب آریہ سماج نے ہمارے رقعہ کا جواب دینے سے زبانی انکار کر دیا۔ اور کہا کہ تم جاؤ۔ ہم مکان پر ہی اس کا جواب بھیجدیں گے۔ سکرٹری صاحب کے اس زبانی جواب کو سنکر ہم نے مندرجہ ذیل رقعہ وہیں بیٹھے لکھکر دیا ✦

(۷) مندر میں ہمارا تیسرا منتر

(آخری رقعہ) ۱۲ ۳/۱۶

سکرٹری صاحب آریہ سماج دہلی۔ میرے آخری رقعہ کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ ہم آپ کے دفتر میں جواب دیں گے۔ یہاں نہیں اس لئے مجبوراً ہم جاتے ہیں۔ اور کل تک آپ کے جواب کا انتظار کریں گے ✦ یعقوب علی ۱۲ ۳/۱۶ ✦

اس آخری تحریر کے تو لینے سے بھی سکرٹری صاحب نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ہم کوئی تحریر اب نہیں لیں گے۔ جس سے ہم نے مجبور ہو کر ایک تعلیم یافتہ آریہ مہاشہ کو (جو مندر میں تشریف رکھتے تھے۔ اور جنکا اسم گرامی مہاشہ روپ لعل صاحب متعلم ایم۔ اے کلاس بتایا گیا تھا) یہ رقعہ دیا۔ کہ وہ ہماری طرف سے سکرٹری صاحب کو دیدیں۔ مگر ان سے بھی سکرٹری صاحب نے رقعہ لینا پسند نہ کیا۔ آخر ہم روپ لعل صاحب کو ہی دیکر چلے آئے۔ دیکھئے! ہم نے آریہ مہاشوں کے گھر تک پہنچ کر کس کس طرح ان پر اتمام حجت کیا۔ مگر وہ کسی بات پر بھی قایم نہ رہے۔ اور ہر طرح پہلو تہی کر کے اپنی جان مباحثہ سے بچاتے رہے ✦

اب پرکاش غور کرے۔ کہ باوجود "دروغگورا تا بجانہ اش باید رساند" پر عمل کر کے بھی ہم نے دہلی سماج کو بھگایا پھر بھی مباحثہ سے فرار کا مفتریانہ الزام ہمارے ذمہ لگایا جاتا ہے ؎

بریں فہم و دانش بباید گریست

آگے ناظرین ہمارے خط ۶ و ۷ کا جواب منجانب سکرٹری آریہ سماج ملاحظہ فرمادیں ✦

(۸) آریہ سماج کا جواب

۱۴-مارچ ۱۹۱۶ء

شریمان منتری انجمن احمدیہ دہلی نمستے۔ آپکے پتر مورخہ ۱۲ ۳/۱۶ کے اُتر میں نویدن ہے کہ آپ شرائط مباحثہ طے کرنے کے لئے مجھ سے خط و کتابت کریں۔ شرائط مباحثہ و تاریخ طے ہو جانے پر فوراً شاستر ارتھ شروع کر دیا جائیگا۔ آپ بحیثیت جگیاسو کے اداگون کے وشہ پرشنکا کریں۔ آریہ سماج اسکا اتر دے گا۔ یہ آپ بحیثیت وکھشی پڈاریں۔ اور سزاوجزا (گرموں کا پھل) کو اپنے طور پر پیش کریں۔ ہم اپنا سدھانت پیش کریں گے ✦

پردھان جلسہ چاہے آپ اپنا ہی آدمی مقرر کر لیویں۔ ان کا کام صرف امن قایم رکھنا اور وقت کی پابندی کرانا ہوگا۔ اگر شاستر ارتھ کرنے والوں میں سے کوئی وشہ سے باہر جائیگا۔ تو اس کا وکھشی خود اپنی تقریر میں اظہار کر سکیگا ✦

تقریریں جیسا کہ آپ کا خیال مبارک تھا۔ آدھ آدھ گھنٹہ یا ایک ایک گھنٹہ نہیں ہونگی۔ بلکہ پانچ پانچ یا دس دس منٹ ہونگی۔ البتہ پہلی تقریریں پندرہ پندرہ منٹ تک کی جاسکتی ہیں۔ اس کے بعد پانچ پانچ منٹ ہر ایک صاحب کو دیئے جائیں گے ✦

امید ہے کہ اب آپ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اور آپ شاستر ارتھ (مباحثہ) کی تاریخ و وقت سے اطلاع دیویں۔ تاکہ وچار کر کے اُتر دیا جاوے۔ اور شاستر ارتھ آرمبھ کیا جاوے ✦ جانکی ناتھ شرما منتری

اس جواب میں آریہ سماج نے کھلم کھلا مباحثہ سے گریز اختیار کیا ہے۔ بوجوہات ذیل (۱) ۱۲-مارچ کو جبکہ ہم مندر سماج میں تصفیہ شرائط کے لئے بلائے گئے تھے۔ تو ہم سے یہ کہا۔ کہ زبانی نہیں۔ تحریری تصفیہ شرائط کریں۔ اسپر ہم نے لکھا۔ کہ آپ اپنا معتمد علیہ نامزد کریں۔ جس کے ساتھ شرائط کے متعلق تحریری تبادلہ خیالات کر کے فیصلہ کیا جائے اور آج ہی مندر میں بیٹھ کر تصفیہ کر لیں۔ اسوقت سکرٹری صاحب نے اسکا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اور دو یوم بعد آخر سکرٹری صاحب ہی جو ۱۲-مارچ کو بھی موجود تھے۔ تصفیہ شرائط بذریعہ تحریر پر آمادہ ہوئے۔ اگر اسی روز آپ آگے ہو جاتے۔ تو دو یوم کیوں ضائع جاتے۔ مگر سامنے آنا کارے دارد والا مضمون تھا۔ بالمقابل بیٹھ کر فوری تحریری جواب دینا قابلیت اور علم پر منحصر ہے۔ آپ سامنے نہ آئے۔ اگر آئے۔ تو "بصد از ہزار رسوائی" گئے۔ پھر بھی فیصلہ کچھ نہ کیا۔ جیسا کہ آئندہ ظاہر ہوتا رہیگا۔ اس سے کم از کم یہ نتیجہ تو نکلتا ہے۔ کہ سکرٹری صاحب ۱۲-مارچ کے دن ٹال مٹول کر کے اوقات ضائع کرنے کے مرتکب ہوئے۔ (۲) اپنی پوزیشن ایسی قایم کی۔ جو سراسر خلاف

واصول مباحثہ اور خود چیلنج آریہ سماج اور عقل سے خلاف ہے اور ہماری پوزیشن مقرر کرنے کا اختیار بھی آپ کو خود بخود حاصل ہو گیا۔ جس کے وہ ہرگز مجاز نہیں ہو سکتے ۔ ان کا کیا حق ہے کہ وہ ہماری پوزیشن اپنے خیال سے مقرر کریں۔ ان سے مطالبہ تو ہم نے اپنی چٹھی ۲ مورخہ ۱۲۔ مارچ میں یہ کیا تھا کہ "آپ مسئلہ تناسخ کو آریہ سماج کے ایک مسلمہ عقیدہ کی حیثیت میں قرار دیجئے حیثیت مدعی یا ہماری ان تقریروں پر جو راما تھیٹر میں ہوئی ہیں۔ بہ حیثیت معترض کے اپنی تقریر شروع کریں گے"۔ اسکا جواب دہلی سماج کا قابل سکرٹری یہ دیتا ہے۔ کہ "آپ (یعنے احمدی مناظر) بحیثیت جگیاسو (یعنے معترض یا سائل) کے اوگوں کے وشہ (یعنے مسئلہ تناسخ) پر شنکا (شکوک و شبہات یا اعتراضات) کریں۔ آریہ سماج اسکا اُتر (جواب) دے گا۔ یا آپ (یعنے احمدی مناظر) بہ حیثیت وکچھشی (یعنے مدمقابل یا مدعی) پدھاریں (کھڑے ہوں) اور سدھانت (اپنا عقیدہ) اپنے طور پر (یعنے اسلامی عقیدہ کے مطابق) اپنا سدھانت (اپنا عقیدہ) پیش کریں گے"۔ یہ جواب آریہ سماج کے سکرٹری کی فہم و دانش سمجھ بوجھ کا پہلا ثبوت ہے۔ جو "ماروں گھٹنے اور پھوٹے آنکھ" یا "سوال از آسمان و جواب از ریسمان"۔ کا پورا مصداق ہے۔ یا "من چہ گویم و طنبورہ من چہ سراید"۔ کا اصلی نمونہ۔ ہم تو جناب سے یہ التماس کرتے ہیں۔ کہ آپنے جو احمدی مبلغین کو تناسخ کے مسئلہ میں مناظرہ کے لئے چیلنج دیا ہے۔ اس مناظرہ میں آپ کی حیثیت کیا ہوگی؟ آیا بحیثیت مدعی تناسخ آپ دعوے تناسخ کا ثبوت دیں گے۔ جس کی ہم تردید کریں گے۔ یا بہ حیثیت معترض ہمارے تردیدی مضمون متعلق تناسخ پر جو راما تھیٹر میں ہم بیان کر چکے ہیں۔ اعتراض کریں گے۔ جبکا ہم جواب دیں گے۔ کیونکہ دو ہی طریق مناظرہ کے اس میں ہو سکتے ہیں۔ کہ یا تو آپ جو تناسخ کے مدعی ہیں۔ ہمارے مقابلہ میں اپنے سدھانت کو سدھ کریں۔ اور تناسخ کے صحیح اور سچا عقیدہ ہونے کے دلائل دیں۔ جنکو ہم جو منکر تناسخ ہیں۔ اگر ثابت ہو۔ تو قبول کریں ورنہ اس کی تردید کریں۔ آپ پھر تائید کریں۔ یا جو کچھ ہم راما تھیٹر میں تناسخ کے بطلان پر دلائل دے چکے ہیں۔ ان دلائل کو توڑیں ان پر اعتراض کریں۔ ہم آپکے اعتراضوں کا جواب دیں۔ یا بصورت لاجواب اعتراض ہونے کے اپنے تردیدی دلائل کو غلط سمجھیں ان دو حیثیتوں کے سوا تیسری حیثیت مدعیان تناسخ کے لئے کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ درآنحالیکہ وہ تناسخ کے مسئلہ پر مناظرہ کرنے کا چیلنج دے چکے ہوں۔ آپ اس کے بالکل خلاف بلاوجہ معقول اپنی حیثیت دونوں حیثیتوں میں سے ایک بھی قایم نہیں کرتے اور ہم کو معترض یا سائل بناتے ہیں۔ کہ ہم تناسخ پر اعتراض کریں۔ تب آپ جواب دیں۔ خود تناسخ کا ثبوت پیش کرنے سے انکاری ہیں۔ یا ہم اسلامی مسئلہ جزا و سزا کو پیش کریں۔ آپ اس پر معترض ہوں۔ بھلا غور کرو! کہ جبکہ تم مسئلہ تناسخ پر مناظرہ کرنے کا چیلنج دیتے ہو۔ تو پھر اسلامی عقیدہ جزا و سزا کا پیش کرنا کیسا؟ ذکر کیا پردھان کو دیا گیا تھا۔ وہ بجائے خود بحث میں آنے والا تھا۔ کیونکہ احمدی مناظر کی کسی تقریر کو جب سماجی پردھان یہ کہدے کہ مضمون سے باہر ہے۔ اور احمدی مناظر کے نزدیک وہ عین نفس مسئلہ و مضمون کے متعلق ہے۔ تو اسکا فیصلہ کیونکر ہو۔ صرف سماجی پردھان کے ہونے سے احمدی مناظر کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ضروری ہوا۔ کہ ایک احمدی میر مجلس بھی ہو۔ اگر سماجی پردھان کہدے۔ کہ احمدی مناظر مضمون سے باہر جا رہا ہے۔ یا احمدی میر مجلس کہدے۔ کہ آریہ مناظر خلاف مضمون بول رہا ہے۔ تو ہر دو میر مجلسان اسکا باہمی فیصلہ کر کے باتفاق رائے حکم دیں۔ کہ فلاں مناظر واقعی مضمون سے باہر جا رہا ہے۔ تب اس مناظر کو روکا جائے ورنہ نہیں۔ اور اگر ہر دو میر مجلسان کا باہمی اختلاف ہو۔ ایک کہے۔ کہ خلاف مضمون ہے۔ دوسرا کہے کہ نہیں بطابق مضمون ہے۔ تو ایسی صورت میں ایک تیسرے صدر جلسہ کی ضرورت ہوگی۔ جو ہر دو فریق کے مذہب سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ وہ جس میر مجلس کے ساتھ اتفاق رائے کریگا۔ وہ فیصلہ قطعی تصور ہوگا یہ عین انصاف اور تجربہ کی بناء پر ہم نے ترمیم پیش کی تھی جس کو اپنے خلاف مدعا اور منصوبے کے مخالف سمجھ کر سکرٹری سماج نے یہ جواب دیا کہ "پردھان جلسہ چاہے آپ اپنا ہی آدمی مقرر کریں۔ ان کا کام صرف امن قائم رکھنا اور وقت کی پابندی کرانی ہوگی"۔ اور وہ تیسرا اختیار جس کو ہم نے زیر خط اوپر لکھا ہے۔ وہ ہمارے میر مجلس سے چھین کر سکرٹری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "اگر شاستارتھ (مناظرہ) کرنے والوں میں سے کوئی وشہ (مضمون) سے باہر جائے گا۔ تو اس کا وکچھشی (مدمقابل مناظر) خود اپنی تقریر میں اظہار کر سکے گا" کیا مزے کی بات ہے۔ کہ جب سماجی پردھان ہو۔ تب تو اس کو مضمون سے باہر جانے کا فیصلہ صادر کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن جب احمدی میر مجلس ہو۔ تب اس اختیار کو چھین لیا جائیگا۔ اور خود مناظرین ہی اسپر مغفوری کریں گے۔ یہ صریح بے انصافی اور رعایت ہے۔ کہ اپنے لئے وہ حق قایم رکھنا جس سے احمدی فریق کی حق تلفی کا یقینی احتمال ہو۔ مگر احمدی میر مجلس کو وہ حق نہ دیا جانا صاف بتلا رہا ہے۔ کہ یہ ایک منصوبہ تھا۔ جس کو بغیر ہماری یہ ترمیم پیش ہونے کے کہ بجائے ایک پریذیڈنٹ کے تین ہوں۔ توڑنا ناممکن تھا اور ایک احمدی جماعت کی طرف سے اور ایک سلمہ فریقین ہوگا۔ جو کسی غیر مذہب کا آدمی ہوگا"۔ تین پریذیڈنٹ اس لئے ضروری تھے۔ کہ "مضمون سے باہر نہ جانے دینے کا جو وسیع اختیار سماجی پردھان کو دیا گیا تھا۔ وہ بجائے خود بحث میں آنے والا تھا۔ کیونکہ احمدی مناظر کی کسی تقریر کو جب سماجی پردھان یہ کہدے کہ مضمون سے باہر ہے۔ اور احمدی مناظر کے نزدیک وہ عین نفس مسئلہ و مضمون کے متعلق ہے۔ تو اسکا فیصلہ کیونکر ہو۔ صرف سماجی پردھان کے ہونے سے احمدی مناظر کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ضروری ہوا۔ کہ ایک احمدی میر مجلس بھی ہو۔ اگر سماجی پردھان کہدے۔ کہ احمدی مناظر مضمون سے باہر جا رہا ہے۔ یا احمدی میر مجلس کہدے۔ کہ آریہ مناظر خلاف مضمون بول رہا ہے۔ تو ہر دو میر مجلسان اسکا باہمی فیصلہ کر کے باتفاق رائے حکم دیں۔ کہ فلاں مناظر واقعی مضمون سے باہر جا رہا ہے۔ تب اس مناظر کو روکا جائے ورنہ نہیں۔ اور اگر ہر دو میر مجلسان کا باہمی اختلاف ہو۔ ایک کہے۔ کہ خلاف مضمون ہے۔ دوسرا کہے کہ نہیں بطابق مضمون ہے۔ تو ایسی صورت میں ایک تیسرے صدر جلسہ کی ضرورت ہوگی۔ جو ہر دو فریق کے مذہب سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ وہ جس میر مجلس کے ساتھ اتفاق رائے کریگا۔ وہ فیصلہ قطعی تصور ہوگا یہ عین انصاف اور تجربہ کی بناء پر ہم نے ترمیم پیش کی تھی جس کو اپنے خلاف مدعا اور منصوبے کے مخالف سمجھ کر سکرٹری سماج نے یہ جواب دیا کہ "پردھان جلسہ چاہے آپ اپنا ہی آدمی مقرر کریں۔ ان کا کام صرف امن قائم رکھنا اور وقت کی پابندی کرانی ہوگی"۔ اور وہ تیسرا اختیار جس کو ہم نے زیر خط اوپر لکھا ہے۔ وہ ہمارے میر مجلس سے چھین کر سکرٹری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "اگر شاستارتھ (مناظرہ) کرنے والوں میں سے کوئی وشہ (مضمون) سے باہر جائے گا۔ تو اس کا وکچھشی (مدمقابل مناظر) خود اپنی تقریر میں اظہار کر سکے گا" کیا مزے کی بات ہے۔ کہ جب سماجی پردھان ہو۔ تب تو اس کو مضمون سے باہر جانے کا فیصلہ صادر کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن جب احمدی میر مجلس ہو۔ تب اس اختیار کو چھین لیا جائیگا۔ اور خود مناظرین ہی اسپر مغفوری کریں گے۔ یہ صریح بے انصافی اور رعایت ہے۔ کہ اپنے لئے وہ حق قایم رکھنا جس سے احمدی فریق کی حق تلفی کا یقینی احتمال ہو۔ مگر احمدی میر مجلس کو وہ حق نہ دیا جانا صاف بتلا رہا ہے۔ کہ یہ ایک منصوبہ تھا۔ جس کو بغیر ہماری یہ ترمیم پیش ہونے کے کہ بجائے ایک پریذیڈنٹ کے تین ہوں۔ توڑنا ناممکن تھا

شیم بشیم!! شیم!!!

(۳) میر مجلس کے متعلق آریہ سماج نے جو اپنے چیلنج میں لکھا تھا۔ کہ "پردھان (صدر جلسہ) آریہ سماج کی طرف سے مقرر ہوگا۔ جبکا کام محض وقت کی پابندی کرانا۔ مضمون سے باہر نہ جانے دینا اور امن قائم رکھنا ہوگا"۔ اس کی ترمیم میں ہم نے چٹھی ۲ مورخہ ۱۲۔ مارچ میں لکھا تھا کہ پریذیڈنٹ جلسہ ایک کی بجائے تین ہوں۔ گر۔ ایک آریہ سماج کیطرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیوں نہ احمدی میر مجلس کے لئے بھی وہی اختیار بحال رکھا۔ جو اپنے پردھان کو بخشا گیا ہے۔ کیا اسکا یہ مطلب نہ تھا۔ کہ جب سماجی مناظر کی کو یہ دیکھیں گے۔ اور مغلوبیت سامنے آجائے گی۔ تو فوراً آریہ پردھان یہ کہہ کر کہ احمدی مناظر مضمون سے باہر جارہا ہے۔ روک دیگا۔ اور سماجی مناظر کی جان بچالیگا۔ اور پردھان کے فیصلہ کے خلاف کسی کو حق نہ ہوگا۔ کہ جلسہ میں لب کشا ہو۔ مگر خدا کے فضل سے ہم سماجی چال کو سمجھ کر پہلے ہی اس کی رخنہ بندی کر چکے تھے۔ جس سے یہ منصوبہ مہاشے دوستوں کا ملیامیٹ ہوگیا۔ اور آریہ سماج کا یہ جود و کرم کہ احمدی میر مجلس بھی ہو۔ اس میں بھی آریہ مہاشوں نے مناظرہ سے گریز کی ایک اور راہ تلاش کرلی تھی۔ اور وہ یہ کہ مکان مناظرہ تو آریہ مندر ہے اور احمدی مبلغین جو کہ مسافر ہیں۔ اپنے میر مجلس کو ہمارے مکان میں امن قائم رکھنے کا ذمہ وار منظور نہیں کریں گے اس طرح ہمیں پبلک کو مغالطہ دینے کی ایک خاص راہ ہاتھ آجائے گی۔ کہ دیکھو۔ ہم نے تو ان کا ہی میر مجلس بھی منظور کرلیا تھا۔ مگر وہ پھر بھی راضی نہیں ہوتے۔ اور مناظرہ سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ مگر مہاشوں کو یاد رہے۔ کہ احمدی خدا کے فضل سے ایسے نادان نہیں۔ کہ آپ کی چالوں کو نہ سمجھیں۔ وہ خلاف عقل امور کو ہرگز منظور نہیں کریں گے۔ اور آپ اس حیلہ سے مناظرہ کے پیالہ کو نہیں ٹال سکتے۔ ہر ایک سمجھدار جان سکتا ہے۔ کہ احمدی تو مسافر ہیں۔ دہلی میں ان کی کوئی واقفیت نہیں۔ دہلی والوں پر اُن کا کوئی اثر نہیں کہ وہ آریہ سماج کے مندر میں دہلوی آریوں اور عوام کی طرف سے حفظ امن کے ذمہ وار ہو جائیں۔ یہ سب آریہ سماج کے فرائض میں سے ہے۔ جس نے چیلنج دیا۔ کہ وہی انتظام مکان اور ابتدائی مراحل کی ذمہ وار ہو۔ حفظ امن سب سے پہلا اور مقدم فرض ہے۔ اُس فریق کا جو اپنا مکان مناظرہ کے لئے دے۔ اور خود ہی چیلنج دے۔ مسافروں کو کیا غرض پڑی۔ کہ وہ آریہ مندر میں آریوں وغیرہ کے حفظ امن کے ذمہ وار ہوں۔ اور ہم نے یہ درخواست کی۔ کہ وہ مضمون سے باہر جانے یا نہ جانے دینے والے اختیارات کو پردھان سے خارج کردیں۔ اگر وہ یہ اختیارات اپنے میر مجلس کو دینا چاہتے ہیں تو اس اختیار کے ہوتے ہوئے ضرور تین پریذیڈنٹ جلسہ ہونے لازمی ہیں۔ اور جبکہ وہ خود ہی اس اختیار کو ضبط کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں کوئی ضرورت نہیں۔ کہ ہمارا پریذیڈنٹ ہو یا تین میر مجلس ہوں۔ ہمارے میر مجلس اور تین پریذیڈنٹوں کی ضرورت صرف انہی اختیارات کی موجودگی میں ہے۔ کیونکہ یہ اختیار بجائے خود ایک نزاع کے پیدا کرنے والا ہے۔ جبکہ وہ امر جو موجب نزاع تھا۔ جاتا رہا۔ تو پھر کس غرض کے لئے ہم جداگانہ میر مجلس اور ایک صدر جلسہ جو غیر مذاہب کا ہو۔ مقرر کریں۔ اس لئے صرف ان دو کاموں کے لئے کہ (۱) وقت کی پابندی کرانا۔ (۲) امن قائم رکھنا۔ ہمیں اپنے میر مجلس کی ضرورت نہیں۔ یہ کام نہایت آسانی اور عمدگی سے سماجی پردھان ہی کرسکتا ہے جبکہ مکان ہے۔ نہ کہ احمدی میر مجلس جو نہ دہلی کا باشندہ۔ نہ اہل دہلی کا شناسا نہ مکان مناظرہ سے کوئی تعلق رکھنے والا۔ نہ چیلنج دینے والا۔ بس ہم پر یہ احسان جتانا کہ ہم اپنا پریذیڈنٹ مقرر کرلیں۔ ایک چالاکی ہے۔ جو سماجیوں نے مباحثہ سے بچنے کے لئے اختیار کی ہے ✦

(۴) آریہ سماج نے اپنے چیلنج میں لکھا تھا۔ کہ "ہر فریق کو گفتگو کرنے کے لئے مساوی وقت دیا جائیگا"۔ اس کے متعلق ہم نے زبانی گفتگو میں جو کہ ۱۲۔ مارچ کو آریہ مندر میں زبانی تصفیہ شرائط کے لئے ہم کو بلا کر کیا تھا۔ کہ ہر ایک فریق کو ایک ایک گھنٹہ یا کم از کم آدھ آدھ گھنٹہ تقریر کرنے کا وقت دیا جائے۔ کیونکہ کسی اہم مسئلہ کی تحقیق پانچ پانچ منٹ میں نہیں ہوا کرتی۔ جبکہ سماجی لکچرار یا مناظر گھنٹوں گفتگو کرسکتا ہے۔ تو کیوں وہ اسقدر وقت لینے اور دینے سے جو کہ فریقین کو مساوی طور پر پہنچتا ہے۔ انکار کرتا ہے۔ چاہیئے۔ کہ ہر دو جانب کے مناظر دل کھول کر اپنی اپنی مافی الضمیر اور دلیلوں کو واضح کرکے سامعین کے ذہن نشین کرسکیں مگر اس مساوی حقوق کو جبکہ نفع یا نقصان دونوں کے لئے یکساں ہے۔ سکرٹری آریہ سماج رد کرکے فرماتے ہیں۔ "تقریریں جیسا کہ آپ کا خیال ہے۔ آدھ آدھ گھنٹہ یا ایک ایک گھنٹہ نہیں ہونگی۔ بلکہ پانچ پانچ یا دس دس منٹ ہوں گی۔ البتہ پہلی تقریریں پندرہ پندرہ منٹ تک کیجا سکتی ہیں" یہاں تک تو دس دس منٹ تک پہلی تقریر کے بعد تقریر کرنے کا حق دیا جاتا ہے۔ مگر معاً اسی سطر میں آگے آپ اس کی تردید خود ہی کرکے فرماتے ہیں۔ کہ "اس کے بعد (یعنے پہلی تقریر کے بعد) پانچ پانچ منٹ ہر ایک صاحب کو دیئے جائیں گے"۔

واہ مہاشہ جی! آپ تو شرما بھی ہیں۔ اپنی اس تحریر کے نقص کو پڑھ کر ذرا شرما تو چھوڑیں۔ اور پھر فرمادیں کہ پہلے تو آپ دس دس منٹ تک اجازت دیتے ہیں۔ پھر پانچ پانچ منٹ کردیتے ہیں۔ یہ اختلال دماغ نہیں۔ تو کیا ہے؟ سنو! آدھ آدھ گھنٹہ آپ کو کیوں منظور نہیں؟ اس لئے کہ آپ کا مناظر طاقت گویائی نہیں رکھتا۔ یا آپ کے پاس دلائل ثبوت تناسخ موجود نہیں۔ جو آدھ گھنٹہ بیان کرسکیں۔ یا آپ کا اور آپ کے سامعین کا دماغ آدھ گھنٹہ کی تقریر کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ وہ بھول جائیں گے؟ کیوں آدھ گھنٹہ نہ ہو۔ اور آپ کا تحکم پانچ منٹ والا ہو۔ کیا یہ اپنی کمزوری اور اپنے مناظر کی بے بسی اور دیدہ دلیری کی بیکسی کا اعتراف نہیں؟ کہ وہ عالمگیر مذہب ہونے کا مدعی اپنے پیروؤں کو دلائل عقلی و نقلی سے خالی تھیلہ دیکر پہاڑوں کے ساتھ ٹکر مار کر ان کا سر پھوڑواتا ہے۔ یہ فرار و گریز از مباحثہ کی چالیں نہیں تو اور کیا ہے؟ ہاں آپ کو ہم اجازت دیدیتے۔ کہ آپ اپنے لئے تو صرف پانچ منٹ رکھیں۔ ہم تو ضرور آدھا گھنٹہ بولتے۔ اور آپ کو بتادیتے۔ کہ دیکھو آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ آپ کی تردید میں بولنا ضروری ہے۔ اور اسطرح گھنٹوں بولا کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آپ نے جلدی ہی دم چھوڑ دیا۔ دس منٹ پر بھی قائم نہ رہے۔ پانچ پر آگئے ✦

یہ ہے ناظرین آریہ سماج کے قابل اور لائق سکرٹری اور اس کے مشیروں صلاح کاروں کی تحریروں کی حقیقت اور اصلیت۔ کہ کس کس طرح حیلہ سوچکر مناظرہ کو ٹالنا چاہتے ہیں۔ پھر اس پر شرماجی یہ بھی کہے جاتے ہیں۔ کہ احمدی مباحثہ سے فرار کررہے ہیں۔ گویا احمدی اُن سے ایسی باتیں منواتے ہیں جبکہ تمام نفع احمدیوں کو اور کامل ضرر سماجیوں کو پہنچتا ہے۔ حیف ہے اس سمجھ پر۔ بہرحال ہم نے ان کی اس چٹھی کا مندرجہ ذیل جواب سماج میں بھیجا ✦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سکرٹری صاحب آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی۔

۱۔ آپ کا رقعہ مورخہ ۱۴/۳ میرے اس رقعہ کے جواب میں (جو آریہ مندر میں بیٹھ کر ۱۲/۳ کو دن کے ۱۲ بجے لکھ کر آپ کو دیا تھا) آج ۴ بجے دن کے قریب پہنچا۔ جبکہ آپ کی طرف سے گونہ مایوسی ہو چکی تھی۔ اہ مجھے حیرت ہوئی۔ کہ میرے سوال کا جواب آپنے دینے کی کوشش نہیں کی ✦

۲۔ جناب من! آپنے ۷۔ مارچ ۱۹۱۶ء کو تمام بندوبست کرلینے کی ذمہ داری اپنے اوپر لیکر آریہ سماج سے مسئلہ تناسخ پر بحث کرنے کے لئے ہمیں چیلنج دیا۔ اور آپ کے چیلنج کو منظور کرکے تصفیہ شرائط کے واسطے ۱۲۔ مارچ ۱۹۱۶ء کو حسب الطلب آں مکرم آپ کے مندر میں پہنچے۔ آپ نے اپنے خط مورخہ ۱۲۔ مارچ ۱۹۱۶ء میں سماج مندر میں ہمیں شرائط مباحثہ کے فیصلہ کے لئے بلایا تھا۔ مگر آپ کو معلوم ہے۔ کہ جب ہم تصفیہ شرائط

کے لئے آپکے پاس پہنچے۔ تو بالآخر آپ نے کہدیا۔ کہ جناب لالہ راجندر صاحب کی موجودگی کے بغیر تصفیہ نہ ہوگا۔ اور پھر تحریراً تصفیہ کی خواہش کی۔ جسپر آپ سے درخواست کی گئی۔ کہ بہتر ہے کوئی آدمی نامزد کریں۔ جس سے سماج مندر میں بیٹھ کر تصفیہ شرائط کریں۔ اسپر آپنے اسوقت جس فراغدلی سے ہمیں آجانے پر مجبور کیا اُس کے لئے ہم آپکے شکر گذار ہیں۔ اور آج دو دن کے بعد ایک معمولی امر کے جواب میں آپکا رقعہ بھیجنا بتاتا ہے۔ کہ تصفیہ شرائط کتنے دنوں میں ہوگا۔ کیونکہ اگر آپ ہمارے ایک رقعہ کا جواب دو دن میں دیں گے۔ اور ایک ایک شرط پر کم از کم چار چار بھی تحریریں ہوئیں۔ تو شاید ایک مہینہ اسی میں خرچ ہو ؛

اگر آپ ہماری حالت مسافرانہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور یہ یقین کر لینے اور ہمارے ظاہر کر دینے کے باوجود بھی کہ ہم کو اس کام کے لئے کسقدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے اس معاملہ کو لمبا کرنا چاہتے ہیں۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ہم اس کے لئے بھی تیار ہوں گے۔ (انشاء اللہ) مگر صداقت اور حق کی قوت کا تقاضا ہونا چاہیئے۔ کہ آپ اپنے عقیدہ مسلمہ کے ثبوت کے لئے معاملہ کو مطلب کے قریب آنے دیں ؛

۳۔ آپ کو از خود شرائط کے بطور قول فیصل کرنے کا حق نہیں۔ مباحثہ کی شرائط تراضئ فریقین سے طے ہوا کرتی ہیں۔ آپنے پہلے وقت مباحثہ کو فریقین کی رضامندی پر چھوڑا۔ اور آج خود ہی فیصلہ کر دیا۔ کہ پانچ پانچ منٹ یا دس دس منٹ تقریریں ہونگی۔ اور گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ نہیں ہوگا۔ جبکہ وقت مساوی ہے۔ تو پھر یہ قمار بازی تو نہیں۔ کہ پانچ منٹ یا دس منٹ میں زبان آوری کا نمونہ دکھایا جائے۔ اظہار صداقت کے لئے جسقدر وقت ہم دے سکتے ہیں۔ دینا چاہیئے۔ تاہم آدھ گھنٹہ سے کسی صورت میں کم نہیں ہو سکتا ؛ آپ کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کے لئے پوچھا گیا تھا۔ آپ اس کا جواب تو دیتے نہیں۔ ہماری پوزیشن آپ قائم کرتے ہیں۔ جسکا آپ کو کوئی حق نہیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

۴۔ مسئلہ تناسخ آپ کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ اور اس کے صحیح اور حق ثابت کرنے کے لئے بہر حال ذمہ دار ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے۔ کہ مدعی کا فرض ہوتا ہے۔ اپنے دعویٰ کو ثابت کرے۔ پس بحیثیت مدعی عقیدہ تناسخ آپ کو اس کے دلائل پیش کرنے ہوں گے۔ ہم ان دلائل کا نقض کریں گے۔ وعلیٰ ہذا۔

۵۔ پریزیڈنٹ کا فیصلہ آپنے کر دیا۔ ہماری دانست میں پریزیڈنٹ تین ہونے چاہیئے تھے۔ لیکن آپ جبکہ صرف احمدی میر مجلس کا تقرر منظور کر چکے ہیں۔ بہتر ہے احمدی میر مجلس ہو جسکا فرض مضمون سے باہر نہ جانے دینا ہوگا۔ جیسا کہ آپ اپنے رقعہ مورخہ ۱۴/۳/۱۶ میں تسلیم کر چکے ہیں۔ اس کا انکار اب آپ نہیں کر سکتے۔ اور نہ اس کے خلاف کوئی جدید شرط پیش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی یہ مسلمہ شرائط ہیں۔ اور قیام امن آپ کا ذمہ ہے۔ کیونکہ مکان آپ کا ہے ؛

۶۔ تقریروں کا معرض تحریر میں آنے کا آپ نے اعتراف زبانی کر لیا تھا۔ کہ مقررین کی تقریریں زود نویس لکھتے جاویں۔ اور بعد میں اسپر مقررین اور میر مجلس کے دستخط ہو جاویں ؛

۷۔ مکان کے انتظام وغیرہ کے متعلق آپنے ذمہ داری پہلے ہی اپنے اوپر لے لی ہے۔ جیسا کہ آپ کی چٹھی مورخہ ۷ مارچ ۱۹۱۶ء مظہر ہے ؛

۸۔ تین گھنٹہ روزانہ وقت ہم کو منظور ہے۔ اور کم از کم آدھ گھنٹہ ہر مقرر بولیگا۔ اور ہر مقرر کی ۴ تقریریں ہونگی۔ اور ان پر مباحثہ ختم ہو جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ اس سلسلہ خط وکتابت کو لمبا نہیں کریں گے۔ اور تقرر تاریخ اور وقت کے لئے یا ہمیں بلائیں گے۔ یا خود تشریف لائیں گے ؛ فقط ۱۵ ۳/۱۴ قبل دوپہر

یعقوب علی و قاسم علی

ناظرین! یہ امر خوب یاد رکھیں۔ کہ ہم نے احمدی پریزیڈنٹ کا ہونا اس شرط پر منظور کیا ہے۔ جبکہ اس کو مضمون سے باہر نہ جانے دینے کا بھی اختیار حاصل ہو۔ اور امن کی ذمہ واری آریہ سماج پر ہوگی کیونکہ مکان ان کا ہے۔ آگے آریوں کا جواب ملاحظہ کریں۔ کہ وہ کیا دیتے ہیں ؛

آریوں کا جواب

از دفتر آریہ سماج دہلی شہر

شریمان سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

نمستے! آپ کی چٹھی مورخہ ۱۵ ۳/۱۴ ہمارے پاس آئی۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کا منشاء شاستارتھ کرنے کا نہیں ہے۔ ورنہ ایسی سیدھی سیدھی شرائط ہماری طرف سے پیش کئے جانے پر کوئی بھی بہانہ کسی معقول آدمی کی طرف سے پیش نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ آپ کی طرف سے تین پردھانوں کی ضرورت ظاہر کئے جانے پر ہم نے اس وجہ کو ہی کو دور کر دیا۔ جو اس ضرورت کا سبب گردانی گئی تھی۔ صرف اس لئے کہ شاستارتھ جلد ہو جائے اس لئے پردھان کا کام صرف وقت کی پابندی کرانا اور امن قائم رکھنا ہوگا۔ چاہے وہ آپ کا ہو۔ چاہے ہمارا ؛

۲۔ آپ کا یہ تحریر کرنا۔ کہ پانچ یا دس منٹ مقرر کرنا قمار بازی ہے۔ تو ان تمام عیسائی۔ مسلمان و آریہ عالموں کو قمار باز ٹھہرانا ہے۔ جن سے کہ آج تک ایسی ہی شرائط پر بڑے بڑے شاستارتھ ہوئے۔ آپ کی طرف سے ایسی بات کا لکھا جانا ان تمام علماء کی ہتک کرنا ہے۔ آپ کی طرف سے راجا تھیٹر میں رفع شکوک کے لئے پانچ پانچ منٹ دیا جانا کونسی بازی تھی ؛

۳۔ اب آخری بات ہم آپ کے سامنے یہ پیش کرتے ہیں کہ جو ہم اپنی اس سے پہلی چٹھی میں بھی لکھ چکے ہیں کہ بالتو آپ بحیثیت سائل کے تشریف لاویں۔ اور مضمون تناسخ پر گفتگو کریں۔ ہم بحیثیت مجیب کے جواب دیں گے۔ یا آپ اپنے مذہب کے مدعی ہو کر اپنے طریق جزا و سزا کو بیان کریں۔ اور ہمارے طریق کا کھنڈن کریں۔ جیسا کہ ہماری مسلمہ کتابوں میں مانا گیا ہے۔ ہم اپنی طرف سے اپنے سدھانت کو پیش کریں گے اور آپکے سدھانت کا کھنڈن کریں گے۔ اسطرح گفتگو برابر کئی دن تک جاری رہے۔ حتیٰ کہ مضمون ختم نہ ہو جائے۔ یا مقررہ میعاد قائم کر کے اس میں ختم کریں۔ تیسری صورت یہ ہے۔ کہ اگر آپ ہم کو سائل بنانا چاہتے ہیں۔ تو ہم آپکے طریق سزا و جزا پر اعتراض کریں گے۔ آپ کو جواب دینا ہوگا لیکن یہ نہیں ہوگا۔ کہ جب ہم سائل نہیں۔ تب بھی ہمارے ہی سدھانت پر گفتگو ہو۔ اور جب آپ سائل بنیں۔ تو بھی ہمارے ہی سدھانت پر اعتراض کریں۔ رہا وقت کے متعلق وہ پانچ یا دس منٹ سے زیادہ نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ لکچر بازی نہیں ہے۔ اگر ایسا ہی کرنا منظور ہوتا۔ تو خاص طور پر مکان کے انتظام کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ آپ اپنے لکچر دیدیتے۔ اور ہم نے اپنے طور پر ان کے جواب دیدیتے ؛

اس لئے امید ہے۔ کہ اب آپ خط وکتابت کو زیادہ طول نہ دیں گے۔ اور تینوں صورتوں میں سے کوئی سی ایک صورت منظور کر کے شاستارتھ کی تتھی بہ رضامندی فریقین مقرر کریں گے ؛

نوٹ:۔ جن وجوہات سے پرے جاکر آپنے ہماری پہلی چٹھی کا جواب پانچ دن میں دیا تھا۔ ان ہی وجوہات پر اگر ہم نے آپ کی چٹھی کا جواب دو دن میں دیا۔ تو کیا غضب کیا ؛ ۱۶ ۳/۱۴

جالندھی ناتھ شرما منتری

(۱) اس جواب میں سکرٹری صاحب آریہ سماج بغیر اس اختیار کے جو ہم نے اُن کے چیلنج کے مطابق احمدی پریزیڈنٹ کے لئے منظور کیا تھا۔ پریزیڈنٹ کا مقرر کرنا تجویز کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اقرار کرتے ہیں۔ کہ ترمیم شدہ انتظامات کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطابق خواہ آریہ سماج کا پریزیڈنٹ ہو۔ خواہ احمدی سلسلہ کا اُنہیں ہر دو منظور ہیں۔ مگر آخر میں جب ہم نے ان اختیارات پر سماجی پریزیڈنٹ کا ہونا ہی مناسب جانکر ۲۔ مارچ کے رقعہ میں لکھا۔ تو ۶۔ اپریل کے جواب میں سماجی دوست نے اس سے بھی انکار کر دیا ؛

۲۔ رامانتھیٹر میں جو پانچ پانچ منٹ سوال کرنے کے واسطے ہم نے مقرر کئے تھے۔ ان کو نظیراً پیش کر کے مباحثہ میں پانچ پانچ منٹ مقرر کرنا سکرٹری سماج کی غلطی ہے۔ رامانتھیٹر میں صرف سوال کرنے کے لئے سائل کو پانچ پانچ منٹ دئے گئے تھے۔ نہ جواب کے لئے۔ یا مباحثہ کرنے کے واسطے۔ رامانتھیٹر میں کوئی مباحثہ کا طریق نہ تھا۔ صرف ایک مرتبہ پانچ دس منٹ تک لکچر کے متعلق سوال کرنے کی اجازت تھی نہ دوبارہ جواب الجواب کی یا مباحثہ کی۔ اسکو نظیر ٹھہرانا غلطی ہے ؛

۳۔ تناسخ کا ثبوت بہ حیثیت مدعی دینے سے ہمارے لکچر رامانتھیٹر والے کی تردید کرنے سے عجز کا اظہار ہے۔ نہ آپ مدعی بنکر ہمارے سامنے اول تقریر کرتے ہیں۔ نہ ہمارے اعتراضات تناسخ کی جو ہم اپنے لکچر میں کر چکے ہیں۔ تردید کرتے ہیں۔ ایک نیا طریق مباحثہ ایجاد کر کے ہمیں مدعی بناتے ہیں۔ جو بالکل خلاف اصول مناظرہ ہے ؛

۴۔ مباحثہ کی ایک میعاد مقرر کر کے اس میعاد کے اندر ختم کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ مگر ۶۔ اپریل کے رقعہ میں اسے پھر بلا میعاد رکھ کر مہینہ بھر جاری رکھتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں۔ کہ ہم مباحثہ سے فرار نہیں کرتے۔ اب ہمارا جواب ملاحظہ ہو۔ جو اس رقعہ کا سماجیوں کو بھیجا گیا ؛

ہمارا جواب

جناب سکرٹری صاحب آریہ سماج
چاوڑی بازار۔ دہلی۔

۱۔ آپکی چٹھی آج ۴½ بجے ہماری چٹھی مورخہ ۱۵۔ مارچ کے جواب میں پہنچی۔ تعجب اور بڑا تعجب ہے۔ کہ جو لوگ کئی سو میل کے فاصلے سے آکر آپکے شہر میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور باوجود مسافرانہ حالت میں ہونے کے ہر قسم کی تکالیف کا مقابلہ کرنے کے آپکے چیلنج کو منظور کر کے مباحثہ کے لئے ہی بیٹھے ہیں۔ اُن کو آپ کہیں۔ کہ آپ کا منشا رشتا ستارا تھ کرنے کا نہیں پھر اُس پر تعجب ہے۔ کہ آپ کی جن پیش کردہ شرائط کو تسلیم کر کے اُن کے مطابق آپ سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اب اُس سے آپ الگ رہنا چاہتے ہیں ؛

۲۔ سیر مجلسوں کا فیصلہ جب طے ہو گیا۔ تو اسپر اور بحث بے معنی ہے۔ میر مجلس آپکے تسلیم کردہ فیصلے کے موافق اعمدی ہوگا اور اُس کا کام وہی ہوگا۔ جو آپنے اپنی چٹھی میں پہلے تسلیم کر لیا ہے۔ کیا آپ اپنی پیش کردہ اور مسلمہ شرط کو بھی ابھی رد کر دیں گے ؛

۳۔ وقت کے متعلق توہین یا کریم کے سوال سے قطع نظر مساوی وقت جبکہ فریقین کو دیا جاتا ہے۔ تو اس میں آپ کو اعتراض کیوں ہے۔ دس منٹ تو آپ تسلیم کر چکے ہیں۔ مگر ہم اُسے ناکافی یقین کرتے ہیں۔ کیا زبردست دلائل رکھنے والے اور صداقت کا پرچار کرنے والے وقت کو تنگ کرنے کی ضرورت سمجھ سکتے ہیں۔ آپ ہمیں تو الزام دیتے ہیں۔ کہ مباحثہ کرنا نہیں چاہتے۔ آپ اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہیں۔ کہ کیا ہمارے مطالبہ سے آپ مباحثہ کو ٹالنے کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔ اور آپ مدلل کر کے بیان کریں۔ کہ کیوں وقت کے متعلق آپ ہی کی بات مان لی جاوے۔ ہم اظہار حق کے لئے کم از کم آدھ گھنٹہ چاہتے ہیں۔ اور آپ اس راستی کے نام پر اپیل کرتے ہیں جو آپکے اصول عشرہ میں داخل ہے۔ کہ آپ اسے تسلیم کریں۔ اور اگر آپکے خیال میں اس شرط کے پیش کرنے سے مباحثہ سے انکار کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس فتح عظیم کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اور آدھ گھنٹے کی بجائے چالیس منٹ دینے کو تیار ہو جاویں۔ مگر بات یہی ہے۔ کہ آپ چاہتے ہیں۔ کہ حق نہ کھلے۔ تنگئی وقت سے اسکا گلا گھونٹا جاوے۔ اگر آپ فی الواقعہ مباحثہ کرنے سے بچنا نہیں چاہتے۔ تو یہ ایسی شرط نہیں۔ جو آپ کو دقت میں ڈالے۔ اول تو یہ غلط ہے کہ رامانتھیٹر میں ہم نے پانچ منٹ دئے تھے۔ دوئم آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ رامانتھیٹر میں مناظرہ کا سلسلہ نہیں تھا۔ بلکہ اعتراض پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا تھا۔ اور پادری احمد مسیح صاحب کو اُن کی درخواست پر پورا گھنٹہ دیا گیا تھا۔ اور خود اُن کی ہی درخواست کے موافق پندرہ پندرہ منٹ رکھے گئے تھے۔ پھر ایسا الزام ہمیں دینا کم از کم صداقت کے خلاف ہے ؛

۴۔ ہم نے آریہ سماج مندر میں بیٹھ کر آپ کی پوزیشن کی صراحت پوچھی۔ مکرر بذریعہ تحریر توضیح چاہی۔ مگر آپکے لئے اُسکا جواب نہیں معلوم کیوں دوبھر ہے۔ بات نہایت مختصر ہے۔ کیا آپکے مباحثہ کا چیلنج نہیں دیا۔ پھر کیا تناسخ آپکا مسلمہ عقیدہ نہیں ہے۔ جب یہ بات ہے۔ تو آپ کو اپنے عقیدے کی صحت کا ثابت کرنا بہ حیثیت مدعی لازمی ہے۔ آپ کسی قانونی مشیر سے دریافت کر لیں۔ کہ ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر آپ یہ اقرار کر لیں۔ کہ آپ تناسخ کے عقیدہ کا ثبوت دینے سے قاصر ہیں۔ تو ہم کو جس پوزیشن پر آپ کھڑا کرنا چاہیں گے۔ ہم موجود ہیں۔ جناب من! آپنے ہم کو مسئلہ تناسخ پر مباحثہ کے لئے بلایا ہے۔ نہ اسلامی اصولوں پر اعتراض کرنے کے لئے۔ آپ اپنے اس چیلنج کو واپس لے لیں۔ اور اپنی غلطی اور کمزوری کا اقرار کر کے پھر چیلنج کی تجدید کریں۔ کہ ہم اسلامی اصولوں پر اعتراض کریں گے۔ ہم انشاء اللہ ان کے جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور اپنے عقائد مذہبی کے ثبوت کے لئے مدعی کی پوزیشن کے اختیار کرنے پر مسرت سے حاضر۔ آپ اپنے چیلنج کو پڑھیں۔ کہ وہ مسئلہ تناسخ پر ہے یا تناسخ اور مسئلہ جزا و سزا کے مقابلہ پر۔ ہاں جب مسئلہ تناسخ کے متعلق مقررہ تقریریں ہو چکیں۔ تو آپ کو اختیار رہے۔ کہ انہیں قواعد کی پابندی سے دوسرے کسی مسئلہ پر بھی گفتگو کریں۔ باقی شرائط پر چونکہ آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ مسلمہ فریقین قرار پاتے ہیں۔ معین وقت اور تعین پوزیشن پر آپکے اعتراضات کو رفع کر دیا گیا ہے لیکن بایں اگر آپ ان کے متعلق ہماری معقول تجویز کا صرف انکار کر کے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ تو فیصلہ کی ایک آسان صورت میں آپکے سامنے رکھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک ایسے معقول اور تعلیم یافتہ مذہبی آدمی کے سامنے پیش کر دی جائیں۔ جو فریقین کی موجودگی میں فیصلہ کر دے گا۔ اور وہ فریقین کے مذہب سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ پھر جو وقت اس طرح پر قرار پائے۔ اور جو پوزیشن آپ کی ہو۔ اُسے قائم رکھ کر مباحثہ شروع ہو جاوے ؛ ۳/۱۶ - بعد ۸ بجے رات

خاکسار یعقوب علی

KHILAFAT LIBRARY

دیکھئے! ہم نے پریسیڈنٹ کے متعلق صاف لکھدیا۔ کہ وہ احمدی ہو گا۔ جیسا کہ آپنے تسلیم کر لیا ہے۔ مگر اس کے اختیارات وہی ہوں گے۔ جو سکرٹری سماج اپنی چٹھی میں پہلے تسلیم کر چکے ہیں۔ لیکن پھر وہ اسکا جواب نفی میں دیتے ہیں۔ اور ہمارے پریسیڈنٹ کو وہ اختیارات جو اپنے پریسیڈنٹ کے لئے ۷۔ مارچ کی چٹھی میں مقرر کر چکے ہیں نہیں دیتے۔ لہٰذا ہم نے ان کے سامنے ایک معقول تجویز پیش کی۔ کہ کسی غیر مذہب والے سے آپ فیصلہ کرائیں۔ پھر جو فیصلہ وہ کر دے گا۔ اس کے مطابق آپ مباحثہ کریں مگر ان کا جواب ملاحظہ کریں۔ کہ وہ اس سے بھی بوجہ اپنی کمزوری کے بھاگ گئے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریوں کا جواب

شریمان منتری انجمن احمدیہ ہمستے

آپکا پتر مورخہ ۱۶ ۳/۱۹ موصول ہوا۔ جس کو پڑھ کر نہایت ہی افسوس ہوا۔ کہ آپنے اب بھی مباحثہ کرنا منظور نہیں کیا۔ اور کوئی نہ کوئی روڑا اٹکا ہی دیا۔ ہم نے اپنی پہلی چٹھی ۱۴ ۳/۱۹ میں پردھان کے وہ ہی حقوق لکھ دئے تھے جن پر آج تک ہم ہر مذاہب کے عاموں سے مباحثہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن آپ کی طرف سے ان حقوق پر یہ عذر پیش کئے جانے پر۔ کہ اگر اس پردھان نے آپ کو یہ کہہ کر روک دیا۔ کہ آپ نفس مضمون سے باہر جاتے ہیں۔ اور آپکے پردھان نے کہا کہ مضمون سے باہر نہیں جاتے۔ تو ایک تیسرا پردھان اپنا فیصلہ دے گا۔ اور وہ مانیہ ہوگا۔ اس پر ہم نے اس حق کو ہی پردھان کے حقوق سے خارج کر دیا۔ جو اتنے جھگڑے کا باعث گردانا گیا۔ اور آپکے پردھان کو ہی منظور کر لیا۔ اگر ہم چاہتے تو اپنی ترمیم شدہ شرط کے ساتھ اپنا ہی پردھان مقرر رکھنے کا زور دیتے۔ لیکن صرف اس لئے کہ آپ کو کوئی موقع نکلنے کا نہ ملے۔ اور خط و کتابت طول نہ پکڑے۔ آپ کا ہی پردھان منظور کر لیا۔ لیکن اس پر بھی آپ کا اس سب سے پہلی شرط کے ساتھ پردھان کی تقرری چاہنا صاف ظاہر ہے۔ کہ آپ اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ جو وجہ آپ کو ہمارا ہی پردھان منظور کرنے میں مانع تھی۔ کیا وہ ہی ہم کو آپ کا پردھان منظور کرنے میں مانع نہیں ہو سکتی۔ اور خاص کر اس وقت جب آپ اس پر اسقدر زور دیتے ہوں۔

آپکے چوتھے پیرے کے جواب میں عرض ہے۔ کہ جناب ہم کو اپنا چیلنج واپس لینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کے معنے آپ پر بخوبی ظاہر کر دئے ہیں۔ اگر آپ بحیثیت معترض ہمارے ہاں آنا چاہتے ہیں۔ تو آپ ہمارے دعوے پر جو ہم نے اپنی کتابوں میں ظاہر کیا ہوا ہے۔ اعتراض کریں۔ ہم جواب دینے کو تیار ہیں۔ اگر آپ کو ہمارا دعوے معلوم نہیں۔ تو کیا رامتھیٹر میں بلا جانے ہی اعتراض کر دیئے تھے۔ اور اس کی تردید کی تھی۔ اور اگر آپ جانتے تھے۔ تو اس جانے ہوئے دعوے پر ہی اعتراض شروع کر دیں۔ ہم جواب دینا شروع کر دیں گے ؛

ہمارے سالانہ جلسوں کے موقعہ پر بھی جب ہم تمام مذاہب کو چیلنج دیتے رہے ہیں۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ کہ پہلے معترض ہمارے مانے ہوئے مسائل پر اعتراض کرتا ہے۔ پھر ہم جواب دیتے ہیں۔ اور یہ نہیں۔ کہ پہلے ہم نے دعوے بیان کیا ہو۔ اور پھر اعتراض کئے گئے ہوں۔ اس لئے اب بھی ایسا ہی ہوگا مولوی قاسم علی خود ہمارے جلسہ کے موقعہ پر جو صدر بازار میں ہوا تھا۔ ایسا ہی کر چکے ہیں۔ اب نہیں معلوم آپ اپنی کونسی کمزوری کو اس طرح خلاف قاعدہ گفتگو کر کے چھپانا چاہتے ہیں ؛

وقت کے متعلق صرف اتنا کہنا ہے۔ کہ صداقت کے اظہار کے لئے زیادہ وقت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ لیاقت علم اور سچائی کی۔ لہذا وقت کا بہانہ بے بنیاد ہے۔ کیا آپنے رامانا تھیٹر میں مولوی حشمت علی صاحب اور ایک اور پشاوری مولوی کو پانچ پانچ منٹ کا وقت نہیں دیا۔ اور اپنی طرف سے اس کا جواب آدھے گھنٹہ تک دیا۔ اور ان کے دوبارہ وقت مانگنے پر قطعی انکار کر دیا۔ کیا ایسے صحیح واقعہ سے آپ انکار کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کی ہوشیاری ہے۔ جو آپ مولوی احمد مسیح کی مثال پیش کرتے ہیں۔ اور جس کی طرف ہمارا اشارہ ہے۔ اُسے چھوڑے جاتے ہیں۔ مولوی قاسم علی کا سر کی والوں میں دس دس منٹ کا وقت لیکر عیسائی صاحبان سے مباحثہ کرنا کس بازی میں داخل کیا جائے گا۔ اور کیا آپکے خیال کے مطابق وہ صداقت ظاہر نہ کر سکے۔ اور شکست پائی ؛

آپکا بار بار اپنے کو صاف ظاہر کرنا صریح کمزوری کی دلیل ہے۔ جبکہ ہم انجمن احمدیہ دہلی سے خط و کتابت کرتے ہیں۔ نہ کہ انجمن احمدیہ قادیان سے۔ اس لئے اب ہم صداقت کے نام پر آپ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ ان شرائط کو منظور کر کے جو نہایت ہی معقول ہیں۔ مباحثہ کا انتظام کرنے کی اطلاع دیویں۔ اور بے فائدہ وقت ضائع نہ کریں ؛

بوقت ۷ بجو شب ۱۷ ۳/۱۹

جانکی ناتھ غرما

اس جواب میں پھر وہی رامانا تھیٹر والے پانچ پانچ منٹ والی نظیر پیش کر کے سکرٹری صاحب اپنی نادانی اور مطلب فہمی کی پردہ دری کر رہے ہیں۔ مجبوراً ہم نے ان کو لکھا۔ کہ آپ سرکاری اجازت مناظرہ کے لئے حاصل کریں پھر ہم آپ کی نظر سے آپ کی تمام شرائط پر غور کر لیں گے۔ ملاحظہ ہو ہمارا جواب ذیل ؛

ہمارا جواب

جناب من! آپ کا خط کرم ۱۸۔ مارچ ۱۶ء کی صبح کو پہنچا۔ شرائط کا فیصلہ جیسا ہمارا خیال تھا۔ آپ تحریراً نہیں کریں گے۔ اور اسی بنا پر آپ نے زبانی فیصلہ کرنے سے انکار کر دیا تھا ؛

آپ ایک معقول اور جائز مطالبہ کا جواب نہیں دیتے۔ اور نہ اس تنازعہ امر کا فیصلہ کسی غیر مذہب کے قابل اور مسلم آدمی کے ذریعہ سے کرانا چاہتے ہیں۔ اسکا نام ہم کیا رکھیں تعجب ہے۔ کہ آپ ہمارے سامنے وہ واقعات پیش کرتے ہیں۔ جن کو مباحثات سے تعلق نہیں۔ ہمارے لکچروں میں جو موقعہ سوال کرنے کا دیا گیا۔ وہ مباحثہ کا رنگ نہیں ہے۔ اور نہ ہم نے مباحثہ کا چیلنج دیا تھا اس لئے اس کو پیش کرنا آپکے لئے مفید مطلب نہیں ہو سکتا ؛

پریسیڈنٹ کے سوال کو اب پھر آپنے اصلی مقام پر خلاف اپنی مسلمہ شرائط کے پہنچا دیا۔ گویا وہ غیر فیصل قرار دیا گیا۔ ایسی حالت میں ہم نہیں سمجھتے۔ کہ آپ کو مباحثہ کے چیلنج پر قائم رکھنے کے لئے کیا صورت اختیار کریں اس لئے چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا حوصلہ باقی نہ رہے۔ آپ کی تمام شرائط پر آپ کی نظر سے غور کر لیں گے۔ بشرطیکہ آپ سرکاری اجازت نامہ مباحثہ کے لئے لیکر اس کی ایک نقل ہمارے پاس بھیجدیں۔ تاکہ امن کا انتظام ہو جاوے ؛

۱۸۔ مارچ ۱۶ء۔ دوپہر۔ خاکساران یعقوب[1] و قاسم علی۔

ہم نے ہر طرح سے سماجیوں پر حجت تمام کی۔ اور ان کے ہر راہ گریز کو مسدود کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہماری کوئی پیش نہیں جانے دیتے۔ فرار پر فرار کرتے جاتے ہیں۔ مگر اپنے فرار کو ہماری طرف منسوب کرنے میں بخیال خود چالاکی دکھاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ان کا جواب مندرجہ ذیل ؛

آریون کا جواب

شریمان منتری انجمن احمدیہ دہلی نمستے۔ آپ کا خط مورخہ ۱۸ ۳/۱۹ آج شام کو پہنچا۔ جس کو پڑھ کر نہایت تعجب ہوا۔ کہ آپنے بڑی تیل و قال کے بعد ہماری تمام شرائط کو منظور کر لینے کا وعدہ کیا ہے۔ بشرطیکہ ہم سرکاری منظوری مباحثہ کے متعلق لے کر آپ کو اس کی ایک نقل بھیجدیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ آپ کی طرف سے اسطرح کے جواب کیوں آتے ہیں۔ جبکہ اب تک ہم کو یا کسی بھی مذہب والے کو مباحثہ کرنے کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں پڑی۔ ابھی ماہ فروری میں ہماری سماج کا جلسہ ہوا تھا۔ جس میں تمام مذاہب کو چیلنج دیا گیا تھا۔ اور دن بھر برابر مباحثہ ہوتا رہا۔ لیکن کوئی اجازت کی ضرورت نہ پڑی۔ اسطرح سناتن دھرمیوں نے بھی اپنے جلسہ میں قریب دس روز گذرے۔ عیسائیوں سے مباحثہ کیا۔ اب تک مذہبی جلسے اور مباحثے آزادی کے ساتھ ہوتے رہے ہیں۔ اور آپ اس میں سرکاری اجازت کی یکلخت[1] لگا کر ہمیشہ کے لئے

[1] یہ غلط لکھا ہے۔ جسکو شروع میں کچھ لکھا ہے۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نئی مشکل پیدا کرنی چاہتے ہیں۔ اس لئے جب آپ اور ہم دونوں نیک نیتی سے مباحثہ کریں گے۔ اور پردھان امن کی حفاظت کرے گا۔ تو کوئی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ آج تک کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص دخل در معقولات کرے۔ تو آپ اور ہم دونوں اس کو اس جگہ سے ہٹا دیں گے۔ اور بدمزگی نہ ہونے دیں گے۔ پردھان کے متعلق ہماری ویسی ہی پوزیشن ہے جیسی کہ پہلے تھی۔ بلکہ ایک بات ہم نے آپ ہی کی منظور کی ہے۔ جس پر آپ نے اعتراض کیا تھا۔ اور جس کے لئے آپ کو ہمارا مشکور ہونا چاہیئے ✦

آپ کا یہ لکھنا کہ ہم آپ کے ایک معقول اور جائز مطالبہ کا جواب نہیں دیتے۔ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یا تو ہم نے کسی بے بنیاد بات کی تردید کر دی ہوگی۔ اور یا کسی معقول بات کو منظور کر لیا ہوگا۔ کسی بات کو چھوڑا نہ ہوگا ✦

کسی تیسرے شخص کی رائے کو اپنے میں شامل کرنے سے معاملہ کے پیچیدہ ہو جانے کا امکان تھا۔ اس لئے ہم نے اپنے تک ہی اس کو محدود رکھا۔ اور آخر کار قریب قریب فیصلہ تک پہنچا دیا۔ زبانی طور پر کسی بھی معاملہ کے فیصلہ سے ہم قطعی طور پر ناامید ہو چکے تھے۔ کیونکہ یہ سماج مندر میں زبانی طور پر مباحثہ کی شرائط طے کرنے کا ہی نتیجہ ہے۔ جو خط و کتابت اتنا طول پکڑ گئی۔ ورنہ مباحثہ کبھی کا ہو گیا ہوتا ✦

وقت کے متعلق جو ہم نے مثالیں پیش کی ہیں۔ وہ نہایت ہی معقول اور صحیح ہیں۔ پہلے تو آپ نے اپنی چٹھی مورخہ ۱۶/۳/۱۶ میں اس کو صاف انکار ہی کر دیا تھا۔ لیکن غنیمت ہے۔ کہ جواب اس چٹھی میں آپ مان تو گئے۔ راما تھیٹر میں سوال و جواب کی یا گفتگو کی کوئی صورت کیوں نہ ہو۔ آخر کار اظہار حق[1] کے لئے تھی۔ لہذا آپ کے لکھنے کے مطابق ہم اس کو کیا کہیں .....

سرکی والوں میں اور ہمارے ساتھ جو گفتگو مولوی قاسم علی صاحب نے کی۔ وہ مباحثے تھے۔ اس لئے ان کی مثال پیش کرنا بے موقع اور غیر متعلق نہیں۔ لہذا اخیر میں آپ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ سرکاری اجازت کی کچھ نہ لگاتے ہوئے پریم اور محبت کے ساتھ شاستراتھ کریں گے۔ اور کوئی نئی مشکل جو مباحثہ میں رکاوٹ پیدا کرے پیش نہ کریں گے ✦ جالکی ناتھ شرما سکرٹری - ۱۸/۳/۱۶

[1] راما تھیٹر میں اظہار حق کے لئے پانچ یا دس منٹ تھے صرف حال کرنے کیلئے پانچ منٹ تھے اسکے جواب کا نام اظہار حق ہے جو گھنٹوں تک ہوا شرائط کا مقرر کرنا اور چھپوانا سراسر فضول اور بیجا ہے یہ محض نادانی ہے ✦

غرض اس جواب میں پھر مباحثہ سے پہلو تہی کر کے لایعنی امور پیش کر دیئے۔ اور میر مجلس کے متعلق ایسا گول فقرہ لکھا ہے کہ جس کے معنے ہی کچھ نہیں۔ بہرحال ہم نے اتماماً للحجۃ مندرجہ ذیل جواب دیا ✦

ہمارا جواب

جناب من! آپ کا خط رات کو ملا۔ آپ بلاوجہ اصل معاملہ کو لمبا کر رہے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ کہ آپ کے دلخواہ تمام شرائط کو منظور کر لینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ بلکہ یہ لکھا ہے۔ کہ آپ کی تمام شرائط پر آپ کی نظر سے غور کر لیں گے۔

۱۔ ہاں یہ کہنے میں ہم کو ذرا بھی تامل نہیں۔ کہ سرکاری اجازت کے بعد حتی الوسع ہم آپ کو یہ موقع دیں گے۔ کہ آپ کسی رنگ میں مباحثہ سے پہلو بچانے کی کوشش نہ کر سکیں۔ جو اب تک کر رہے ہیں۔ تاکہ اتمام حجت ہو جائے ✦

۲۔ سرکاری اجازت کی ممکن ہے آپ کے نکتہ خیال سے ضرورت نہ ہو۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ بہرحال اس کی ضرورت ہے۔ اگر دوران مباحثہ میں کوئی سرکاری مداخلت خدانخواستہ ہوئی۔ تو کیا آپ اس کے لئے ذمہ دار ہوں گے؟ پس آپ کو یہ تحریر کر کے ہمیں دے دینا ہوگا۔ کہ سرکاری اجازت کی کوئی ضرورت مباحثہ کے لئے نہیں۔ اور اگر حصول اجازت کی وجہ سے کوئی جوابدہی کرنی پڑی۔ تو اس کے لئے آریہ سماج چاوڑی بازار ہر پہلو سے قانوناً و اخلاقاً ذمہ دار ہوگا ہم سرکاری اجازت کے حصول کی آپ کو تکلیف نہ دیں گے۔ لیکن آپ کی اس تحریر کے آجانے پر بھی احتیاط کریں گے۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کو اطلاع دیں۔ اور جب آپ اس پر رضامندی کا اظہار کریں۔ اسکا مسودہ آپ کی خدمت میں بھیجا جائے گا ✦

ہم ان غیر ضروری اور دور از کار باتوں کی طرف توجہ کرنا لاحاصل سمجھتے ہیں۔ جو آپ صرف طوالت خط کے لئے لکھ دینا ضروری سمجھتے ہیں ✦ ۹/۳/۱۶

اس رقعہ میں ہم نے سرکاری اجازت کے متعلق بھی لکھ دیا۔ کہ اگر آپ کے نزدیک سرکاری اجازت ضروری نہیں تو آپ لکھ کر بھیج دیں۔ کہ سرکاری اجازت کی ضرورت نہیں پھر ہم آپ کو مباحثہ سے بھاگنے نہ دیں گے۔ مگر افسوس کہ سماجی دوست اس سے بھی راہ فرار ہی تلاش کرنے لگے۔ اور مندرجہ ذیل جواب ہمیں بھیجا ✦

آریوں کا جواب

مشربان مشتری انجمن احمدیہ دہلی
نمستے! آپ کا خط مورخہ ۱۹/۳/۱۶ آج مجھے بوقت ۱۲ بجے شام ملا۔ مجھے نہایت افسوس ہے۔ کہ اسقدر طول طویل خط و کتابت کے بعد بھی دہی تین کاٹے رہے۔ جملہ خط و کتابت سے قدم قدم پر اور لفظ لفظ سے ترشح ہوتا ہے کہ آپ کا منشا بحث کرنے کا نہیں۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ جو مختصر شرط آپنے ہم سے ابتدا میں قایم کی تھی۔ وہ اب روز بروز تبدیلی اختیار کرتی جا رہی ہے۔ سہولت کی غرض سے ہم اس قصہ کو مختصراً عرض کر دینا مناسب سمجھتے ہیں ✦

راما تھیٹر میں مولوی قاسم علی صاحب نے مسئلہ تناسخ کے خلاف ایک لکچر دیا۔ وہ مضمون ہمارے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے اختتام لکچر پر پنڈت رام چندر جی نے مولوی صاحب سے مضمون لکچر پر بات چیت کرنے کی اجازت طلب کی۔ جس پر مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ یہاں اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ البتہ مکان پر اگر اس بات کا تصفیہ کر سکتے ہیں چنانچہ پنڈت رام چندر جی مولوی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ تو مولوی صاحب نے صرف اسقدر فرمایا۔ کہ اگر آپ مکان کا انتظام کر دیویں۔ تو مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔ اسپر ہماری طرف سے مندر آریہ سماج چاوڑی بازار پیش کر دیا گیا۔ جب یہ بات ختم ہوئی۔ تو آپ کی طرف سے پریزیڈنٹ کی تقرری کے بارہ میں بات پیدا کی گئی۔ کچھ خط و کتابت کے بعد وہ امر بھی ہماری اس تحریر سے فیصل ہو گیا۔ کہ پریزیڈنٹ آپ اپنا ہی مقرر کر لیویں۔ جو صرف لکچراروں کے وقت کی پابندی قایم رکھے۔ اور سامعین میں سے کسی شخص کو دخل نہ دینے دیوے اب ہم اس جگہ پہنچ گئے تھے۔ کہ مباحثہ شروع ہو جاتا۔ مگر ہمیں نہایت مایوسی ہوئی۔ جب آپنے یہ ایک بالکل نئی اور انوکھی بات پیدا کی۔ کہ ہمیں سرکار سے اجازت مباحثہ حاصل کرنی چاہیئے۔ حالانکہ آپ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ یہاں کبھی بھی اس قسم کے مباحثات کے لئے سرکاری اجازت حاصل نہیں کی جاتی۔ کیونکہ مذہبی معاملات میں گورنمنٹ کی طرف سے سب لوگ آزاد ہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی موقعہ پر بھی قانون کی خلاف ورزی کرے گا۔ تو وہ ضرور تکلیف اٹھائے گا۔ اس لئے آپ کا مکان اور پریزیڈنٹ کے دونوں امور طے ہو جانے کے بعد اس قسم کا سوال اٹھانا محض مباحثہ نہ کرنے کے لئے عذر تلاش کرنا ہے۔ اس لئے اگر اب بھی آپ مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو آپ سماج مندر واقعہ چاوڑی بازار میں تشریف لے آویں۔ ورنہ ہماری طرح سے ہر ذی عقل

نوٹ: جو تقاریر مباحثہ سے قبل ہوئی ہیں ان کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر ان کو شائع نہیں کیا گیا۔ اس لئے ہم بھی ان کو شائع نہیں کرتے۔ ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخص اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ آپ مباحثہ کرنے سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ بحالت مذکورہ بالا ہم کوئی ضرورت نہیں سمجھتے کہ ہم اپنی طرف سے کسی قسم کی کوئی تحریر آپ کو سرکاری اجازت کے متعلق دیویں۔ آپ کی یہ تحریر بھی نہایت دلچسپ اور غور طلب ہے کہ اس تحریر کے باوجود بھی آپ حکام بالا کو مباحثہ کرنے کی اطلاع دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ اخیر میں ہم یہ بھی کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ یہ خط وکتابت محض مباحثہ کے شرائط طے کرنے کی غرض سے جاری ہوئی تھی۔ مگر اس نے اب بذات خود مباحثہ کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اور اب بھی آپ دونوں شرائط یعنی مکان اور پریزیڈنٹ کے طے ہو جانے کے باوجود شرائط مباحثہ کو ہماری نظر سے غور کرنے کے لئے وعدہ فرماتے ہیں۔ جس کے معنے صاف نکلتے ہیں کہ فریقین کے درمیان سترہ چٹھیوں کے گذر جانے پر بھی ابھی ان کے مضامین آپ کے غور کے محتاج ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ وہ کونسی شرائط باقی رہ گئی ہیں۔ جن پر ابھی تک آپ نے غور نہیں فرمایا۔ اس لئے آپ سے ہماری یہ مکرر گذارش ہے۔ کہ اگر آپ کو مباحثہ کرنا منظور ہے۔ تو بلا کسی آئندہ لاحاصل بحث کے بحث شروع کر دیں۔ ورنہ آپ کو اختیار ہے۔ ہمارا کوئی حیرہ نہیں۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ آپ کے سلسلہ کے صاحبان آئندہ ایسے مسائل پر تقریر کرنے سے پرہیز کریں گے۔ کہ جن پر مباحثہ کرنے کے لئے وہ قادر نہ ہوں ۔ ۱۹ ۳/۱۶

جانکی ناتھ شرما سکرٹری

حیرت پر حیرت ہے۔ کہ ہماری تحریر کا جواب تو دیتے نہیں۔ اور سرکاری اجازت کے حاصل کرنے کی شرط کو آج انو کھی شرط بتاتے ہیں۔ جو پہلے سے ہم بار بار لکھتے چلے آرہے ہیں۔ پھر اسپر ہمیں مباحثہ نہ کرنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ لاچار ہو کر ہم نے ان کی سب شرائط کو منظور کر کے حسب ذیل جواب دیا ۔

ہمارا جواب

جناب سکرٹری صاحب آریہ سماج چاوڑی بازار دہلی ! بعد ما وجب واضح ہو۔ کہ بجواب آپکے خط مورخہ ۱۹۔ مارچ لکھا جاتا ہے۔ کہ دوبارہ مناظرہ متعلقہ تناسخ ہم آپ کا چیلنج پہلے ہی منظور کر چکے ہیں۔ صرف شرائط زیر بحث تھیں۔ سو وہ کی بابت ہماری آخری عرض حسب ذیل ہے۔ یہ اگر آپ کو بہمہ وجوہ منظور ہو۔ تو بہت جلد منظوری سے آگاہی بخشیں۔ ورنہ صاف صاف جواب سے مشکوری کا موقعہ دیں ۔

ا ۔ سرکار سے منظوری یا اجازت کے متعلق آپنے تحریر فرمایا ہے ۔ کہ اس کی کچھ ضرورت نہیں۔ پس اگر آپ کو اس بات میں اپنی ذمہ واری پر اطمینان ہے۔ تو خیر ہمیں حصول اجازت پر اصرار نہیں ۔

ب ۔ پریزیڈنٹ جلسہ بموجب آپ کی خواہش کے آپ ہی کا ہو۔ جسکا فرض صرف وقت کی پابندی کرانا اور جلسہ میں امن قائم رکھنا ہوگا۔ اور بس ۔

ج ۔ چونکہ چیلنج آپ کی طرف سے ہوا ہے۔ اس واسطے آپ کا کام بحیثیت مدعی ثبوت تناسخ پیش کرنا ہوگا۔ ہم اس کی تردید کریں گے۔ پھر آپ ہمارے اعتراضات کے جواب دیں گے ۔

د ۔ آپکے حسب منشاء پہلی تقریریں بیس بیس منٹ کی ہونگی ۔ باقی دس دس منٹ کی باری باری ۔

ہ ۔ مناظرہ تین تین گھنٹے روزانہ دو دن تک رہیگا۔

و ۔ طرفین کی تقریریں قلمبند کی جائیں گی ۔ اور بعد ثبت دستخط جانبین وہی مصدقہ تقریریں شائع ہونگی ۔

ز ۔ تا وقتیکہ پہلے روز کی تقریریں بہ ثبت دستخط جانبین تصدیق نہ ہو لیں۔ آگے مناظرہ نہیں ہوگا ۔

ح ۔ سوائے تحریرات مصدقہ کے طرفین اور کوئی تحریر شائع کرنے کے مجاز نہ ہونگے ۔

ط ۔ مکان مناظرہ آپ اپنی سماج کا مندر منظور فرما ہی چکے ہیں ۔

ی ۔ تعداد حاضرین آپ جتنی مناسب سمجھیں رکھیں ہمارے آدمی بیس سے زیادہ نہ ہوں گے ۔

اب ہم نے سب باتیں آپکے حسب منشاء منظور کر لی ہیں۔ آپ براہ مہربانی اسکا جواب ثانی بہت جلد عنایت فرمائیں۔ ہم کو اس فیصلہ کے انتظار میں یہاں بہت دن گذر گئے ہیں۔ مورخہ ۲۷۔ مارچ ۱۹۱۶ء

خاکساران یعقوب علی و قاسم علی ۔

افسوس کہ باوجود تمام شرائط حسب دلخواہ سماجی دوستوں کی منظور کر لینے پر بھی وہی مایوسی بخش جواب مبنی بر گریز و فرار ہمارے پاس پہنچا۔ جو یہ ہے ۔

آریوں کا جواب

جناب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی منتے ۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۲۷ مارچ بجواب ہماری چٹھی مورخہ ۱۹ ۳/۱۶ بعد انتظار بسیار ملی۔ جسکو پڑھ کر سخت مایوسی ہوئی۔ ہم نے خیال کیا تھا۔ کہ اب آپ کوئی قیل وقال نہ کر کے مباحثہ کی منظوری دیں گے۔ لیکن پھر آپ نے اپنے پہلے خطوط کے خلاف نئی نئی باتیں پیش کر کے ٹال دیا ہے۔ اور پچھلی باتوں کو جو قریب قریب آپ کی تسلیم کردہ ہیں۔ پس پشت ڈال دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ در اصل مباحثہ سے گریز کر رہے ہیں۔ لیکن صاف طور پر انکار نہیں کرتے۔ اس طرح پر خط وکتابت کو طول دینا توسیع اوقات ہے۔ صاحبان آریہ سماج ہر وقت علمی مناظرہ کرنے کو تیار رہے اور کرتا رہا ہے۔ پس اگر آپ اپنی پچھلی تحریرات پر غور کریں گے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا۔ کہ آپ نے اپنے آخری خط میں ان سے کسقدر اختلاف کیا ہے۔ جو کہ ہم آپ کی آگاہی کے لئے یہاں دوہرا دیتے ہیں ۔

ا ۔ آپ اپنی چٹھی مورخہ ۱۶ ۳/۱۶ میں احمدی پردھان ہونا تسلیم کر چکے ہیں۔ اب اس کے خلاف پھر ہمارا ہی پردھان ہونا لکھتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اب اس کی آپ کو کیوں ضرورت پڑی۔ پردھان آپ کا ہی رہے ۔ اور اس کے وہی فرائض ہونگے۔ جو ہم پیش کر چکے ہیں ۔ اور جن کو آپ تسلیم بھی کر چکے ہیں ۔

۲ ۔ اب تک جتنے بھی علمی مباحثہ ہوئے کسی میں سرکاری اجازت لینے کی ضرورت نہ ہوئی۔ کیونکہ ہماری مہربان گورنمنٹ کی طرف سے ہر ایک فرقہ و مذہب کو علمی مناظرہ کرنے کی پوری پوری آزادی ہے۔ نہیں معلوم کیوں آپ بار بار اجازت کی بابت تحریر کر کے وقت ضائع کرتے ہیں ۔

۳ ۔ ہمارے چیلنج کی بنا آپکے وہ لکچر تھے جو رلا تھیٹر میں آپ کی طرف سے دلائے گئے۔ اور جن سے ہمارے خیال میں اوا گون کے متعلق پبلک کو مغالطہ ہوا۔ اور جن پر وچار کرنے کے لئے آپنے اپنے جلسہ میں کوئی موقعہ نہیں دیا۔ چونکہ جب تک غرض کے اعتراضات نہ معلوم ہوں۔ اس وقت تک ثبوت اس کے خلاف کیا دیا جائے۔ اس لئے یہ عین مناسب ہے۔ کہ آپ مسئلہ تناسخ پر جیسا کہ سماج مانتا ہے۔ اور ہماری دھرم پستکوں میں درت ہے) اپنے اعتراضات پیش کریں۔ اور ہم ان کا جواب دیں گے ۔

۴ ۔ مناظرہ جیسا کہ ہم نے لکھا ہے۔ خواہ مہینہ بھر جاری رہے۔ خواہ دو روز ۔

۵ ۔ تقریریں آپ اپنے طور پر چاہے قلمبند کریں چاہے چھپوائیں آپکو اختیار ہے۔ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ۔

اب آپ سے یہ آخری التماس ہے۔ کہ اگر آپ در اصل مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس سے پہلوتہی نہیں کرتے تو تو ہماری تحریرات مورخہ ۱۴ ۳/۱۶ ۔ ۱۶ ۳/۱۶ ۔ ۱۷ ۳/۱۶ ۔ ۱۸ ۳/۱۶ اور ۱۹ ۳/۱۶ اور اپنی سابقہ تحریرات پر غور کریں۔ اور ہماری سیدھی سادی شرائط کو جلد منظور کر کے مشکور فرماویں ۔

۶ ۳/۱۶ ۔ جانکی ناتھ شرما سکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماج کے سکرٹری نے ۲۷۔ مارچ کے رقعہ کا جو بالکل انکی شرائط تسلیم کرکے اس امید پر بھیجا گیا تھا۔ کہ اب ضرور ہماشہ دوست مباحثہ پر آمادہ ہو جائیں گے۔ مباحثہ سے انکار و فرار پر مبنی جواب بلا جواب ۶۔ اپریل کو دیا۔ اس کا آخری جواب ہماری طرف سے مندرجہ ذیل بھیجا جا چکا ہے۔ امید کہ شاید کچھ غیرت کو کام میں لاکر مشرا جی رام چندر جی مہاراج کو مباحثہ پر آمادہ کردیں۔ دیدہ باید۔ ہمارا جواب ذیل ہے ؎

ہمارا جواب

جناب سکرٹری صاحب آریہ سماج چاوڑی بازار۔ دہلی۔ بعد ما وجب واضح ہو۔ کہ بجواب آپ کی چٹھی مورخہ ۶۔ اپریل ۱۹۲۶ء کے پھر گذارش ہے۔ کہ آپ خدا کے لئے سیدھی راہ پر آویں۔ اور بے فائدہ اپنا اور ہمارا وقت ضائع نہ کریں۔ یہ تو آپ کو اختیار ہے کہ بلا سوچے سمجھے اور بغیر کسی ثبوت کے کہتے رہیں۔ کہ احمدی مبلغ مناظرہ کو ٹالتے ہیں۔ آریوں سے ڈرتے ہیں۔ دہلی چھوڑ کر بھاگتے ہیں۔ جیسا کہ آپنے اخبار پرکاش مورخہ ۲ اپریل ۱۹۲۶ء میں شائع کرایا ہے۔ مگر شرما صاحب یہ خوب سمجھ لیں کہ ساری دنیا اندھی نہیں۔ نہ عقل سے خالی ہے۔ وہ فریقین کی خط و کتابت کو جو شائع ہونیوالی ہے۔ دیکھ کر خود ہی صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیگی۔ کہ کون اپنی کمزوری کو محسوس کرکے مناظرہ کو ٹال رہا ہے۔ اور کون گریز کرنے والے فریق کا تعاقب کر رہا ہے۔ جناب سکرٹری صاحب۔ اہل فہم و دانش خواہ کسی مذہب کے ہوں۔ خوب جانتے ہیں۔ کہ احمدیوں کا آریوں سے ڈرنا یا ان کے ساتھ مناظرہ کرنے سے گریز کرنا اور وہ بھی تناسخ جیسے بودے مسئلہ میں۔ (جسکا کوئی ثبوت ہی مدعیان تناسخ کے پاس نہیں) ایسا ہی ناممکن ہے جیسے انسان کا سینگدار ہونا بہر حال ہم باوجودیکہ آپ پر پوری طرح سے اتمام حجۃ کر چکے ہیں۔ اور ۲۷۔ مارچ کی چٹھی میں سب شرائط منظور کر چکے ہیں۔ اور اب ضرورت نہیں رہی تھی۔ کہ اسپر دوبارہ آپ کو کچھ لکھا جائے۔ مگر تا بخانہ پہنچانے کے لئے پھر آپ کو مدلل طور پر سمجھائے دیتے ہیں۔ سنئے ؎

۱۔ پردھان کے متعلق آپنے پہلے اپنے چیلنج میں لکھا کہ آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔ اور اس کے چار فرائض ہونگے (۱) پابندی اوقات کرانا۔ (۲) مضمون سے باہر نہ جانے دینا (۳) امن قائم رکھنا۔ (۴) خلاف تہذیب بولنے والے فریق کو روک دینا۔ ہم نے اس کے جواب میں یہ ترمیم پیش کی کہ تینوں پریسیڈنٹ ہوں۔ اور اس کے وجوہات بتلائے۔ آپنے ہمارے بیان کردہ وجوہات کو ناقابل تردید سمجھ کر اپنی چٹھی مورخہ ۱۴۔ مارچ ۱۹۲۶ء میں لکھدیا۔ کہ "پردھان جلسہ چاہے آپ اپنا ہی مقرر کرلیں۔ اسکا کام صرف (۱) امن قائم رکھنا۔ (۲) وقت کی پابندی کرانی ہوگی"۔ اب آپنے ہمارے پریسیڈنٹ سے اختیار ۲ و ۴ کو چھین لیا۔ اس کے جواب میں ہم نے اپنی چٹھی مورخہ ۱۵ میں لکھا۔ کہ "پریسیڈنٹ کا فیصلہ آپ نے کردیا ہماری دانست میں پریسیڈنٹ تین ہونے چاہئیں تھے لیکن آپ جبکہ صرف احمدی میر مجلس کا تقرر منظور کر چکے ہیں بہتر ہے احمدی میر مجلس ہو۔ جسکا فرض مضمون سے باہر نہ جانے دینا ہوگا۔ جیسا کہ آپ اپنے رقعہ مورخہ ۲۷ میں تسلیم کر چکے ہیں۔ اسکا انکار اب آپ نہیں کر سکتے۔ اور نہ اس کے خلاف کوئی جدید شرط پیش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی یہ مسلمہ شرائط ہیں۔ اور قیام امن آپکا ذمہ ہے کیونکہ مکان آپ کا ہے" دیکھئے ہم نے کہہ کر لکھدیا ہے۔ کہ اگر احمدی میر مجلس ہوگا۔ تو اس کو وہی اختیار ضرور دیا جائیگا۔ جسکو آپ ۱۴۔ مارچ کی چٹھی میں منسوخ کر چکے ہیں۔ اور قیام امن عقلاً و نقلاً آپ کا فرض ہے۔ اس لئے کہ چیلنج آپنے دیا۔ مکان آپکا ہے۔ دہلی کے باشندے آپ ہیں۔ احمدی میر مجلس کا فرض قیام امن نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ احمدی اپنا مکان نہ تجویز کریں۔ اور اپنے شہر میں نہ ہوں۔ بجواب اس کے پھر آپنے پردھان کے لئے وہی (دوام ۱) پابندی اوقات کرانا۔ (۲) امن قائم رکھنا برقرار رکھے۔ اور میرے اختیار وسیع کو موجب تنازعہ قرار دیکر صاف اڑا دیا۔ اسپر پھر ہم نے اپنی چٹھی مورخہ ۱۰۔ مارچ میں کھول کر بتا دیا۔ کہ "میر مجلس آپکے تسلیم کردہ فیصلہ کے موافق احمدی ہوگا۔ اور اسکا کام وہی ہوگا۔ جو آپ نے اپنی چٹھی میں پہلے تسلیم کرلیا ہے"۔ اس کے جواب میں ۱۷ مارچ کو آپنے پھر ہمارے پردھان سے اختیار ۲ کو خارج کردیا۔ جسپر ہم نے ۱۸۔ مارچ کی چٹھی میں لکھا۔ کہ "پریسیڈنٹ کے سوال کو اب پھر آپنے اصلی مقام پر خلاف اپنی مسلمہ شرائط کے پہنچا دیا۔ گویا وہ غیر فیصل قرار دیا گیا"۔ یہاں تک تو معلوم ہوا کہ ہم نے اپنا پریسیڈنٹ آپ کی تجویز کردہ شرط کے مطابق بغیر حصول اختیار ۲ منظور نہیں کیا۔ پھر بھلا کسطرح آپ ۶ اپریل کی چٹھی میں لکھتے ہیں۔ کہ "آپ اپنی چٹھی مورخہ ۱۶۔ مارچ میں احمدی پردھان ہونا تسلیم کر چکے ہیں"۔ اگر آپ سچے ہیں۔ تو ہمارے خط مورخہ ۱۶۔ مارچ سے وہ فقرہ جس میں ہم نے احمدی پردھان ہونا آپ کی ترمیم کردہ شرط کے مطابق تسلیم کرلیا ہے پیش کریں۔ شرما جی! اسقدر غلط بیانی سے کچھ تو شرم چاہیئے اور آپ جو ہم سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ "ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اب اس کی آپ کو کیوں ضرورت پڑی"۔ تو ہم آپ کو اس کی ضرورت سمجھا دیتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ آپکے مکان میں امن قائم رکھنا غیر آریہ کا فرض نہیں۔ خصوصاً ایک مسافر احمدی کا اور جس اختیار کو آپنے ہمارے سمجھانے پر ۱۷۔ مارچ کی چٹھی میں جھنجھٹ کا باعث سمجھ لیا تھا۔ وہ خارج ہی کردیا۔ تو پھر ضرورت نہ رہی کہ غیر آریہ۔ آریہ مندر میں امن کے قیام کا ذمہ وار ہو۔ ایسی حالت میں تو آریہ چھوڑ ہر غیر شخص خواہ عیسائی یا سناتن ہی کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ وہ دہلی کا باشندہ ہو۔ جسکا اثر اہل دہلی پر کچھ ہو۔ پردھان ہو سکتا ہے۔ مگر آریہ پردھان کا اپنے مکان میں قیام امن کا ذمہ وار ہونا سب سے زیادہ آسان اور مفید ہے۔ اب آپ کو ان اختیارات پر اپنا پردھان مقرر کرنے سے کیوں انکار ہے کوئی وجہ تو فرمایئے۔ بجز اس کے کہ مناظرہ سے فرار کا یہ حیلہ سمجھا گیا۔ پس پردھان آپ کا ہوگا۔ جس کے صرف دو کام ہونگے جو آپنے خود مقرر کردیئے ہیں ؎

(۲) ہم نے تو ۲۷۔ مارچ کے خط میں لکھا تھا۔ کہ "سرکار سے منظوری یا اجازت کے متعلق اگر آپ کو اپنی ذمہ داری پر اطمینان ہے۔ تو خیر ہمیں حصول اجازت پر اصرار نہیں"۔ یہ اردو کی عبارت ہے جسکا مطلب صاف ہے۔ کہ اگر آپ اجازت سرکاری ضروری نہیں سمجھتے۔ تو نہ لیں۔ ہم اس پر زور نہیں دیتے۔ آپ اسکا الٹا مطلب سمجھ کر فرماتے ہیں۔ کہ "نہیں معلوم کیوں آپ بار بار اجازت کی بابت تحریر کرکے وقت ضائع کرتے ہیں"۔ سخن فہمی شرما صاحب معلوم شد۔ ہم نے یہ کب لکھا۔ کہ آپ اجازت حاصل کریں۔ جو آپ یہ لکھتے ہیں۔ کہ "بار بار اجازت کی بابت ہم تحریر کرکے وقت ضائع کرتے ہیں"۔ ہم نے تو اتفاقی امر لکھدیا تھا۔ کہ اجازت آپ نہ لیں۔ اس میں وقت کیونکر ضائع ہو گیا؟ ؎

۳۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ "ہمارے چیلنج کی بناء آپکے وہ لکچر تھے۔ جو لاہور تھیٹر میں آپ کی طرف سے دلائے گئے۔ اور جن سے ہمارے خیال میں (یعنے آریہ سماج) اوگون کے متعلق پبلک کو مغالطہ ہوا۔ اور جن پر دچار کرنے کے لئے آپنے اپنے جلسہ میں کوئی موقعہ نہیں دیا۔ چونکہ جب تک معترض کے اعتراضات نہ معلوم ہوں۔ اس وقت تک ثبوت اس کے خلاف کیا دیا جائے اس لئے مناسب ہے۔ کہ آپ مسئلہ تناسخ پر اپنے اعتراضات پیش کریں۔ اور ہم ان کا جواب دیں گے"۔ ؎

دیکھئے آپنے خود تسلیم کرلیا۔ کہ ہمارے لکچر سے تناسخ کے متعلق پبلک کو مغالطہ ہوا۔ تو ایسی صورت میں کیا آپ کا فرض نہیں ہے۔ کہ اس مغالطہ کو پبلک سے دور کریں۔

۱؎ یہ تاریخ غلط ہے۔ ۶ اپریل سے پہلے ہی ۲ اپریل کو ہی ان کی طرف سے جواب دیدیا گیا تھا۔ ناظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے آپکے تناسخ کا بطلان ایسا ظاہر کر دیا۔ کہ جس کا آپ کو بھی احساس ہو۔ آپ سوچیں اور ذرا عقل و علم سے کام لیں۔ کہ خصم نے تو اپنا کام پورا کر دیا۔ اور آپکے سدھانت کا غلط ہونا پبلک کے ذہن نشین کر دیا۔ پھر خصم کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ جو کام کہ وہ کر چکا ہے۔ (اور اس کے نتیجہ کا احساس بھی ہو چکا ہے) اسی کو دوبارہ از سر نو شروع کرے۔ اور تحصیل حاصل جیسے فعل کا مرتکب ہو۔ اب تو صرف آپ کا فرض ہے۔ کہ اس اثر کو پبلک سے زائل کر کے مغالطہ کو دور کریں۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ یا تو آپ ہمارے ان دلائل کی تردید کریں۔ جن کے ذریعہ تناسخ کے متعلق ہم پبلک کو مغالطہ میں ڈال چکے ہیں۔ یا پبلک کے سامنے خصم کے مقابلہ میں تناسخ کا وہ ثبوت دیں۔ جس کی تردید مزید سے ہم عاجز آ جائیں۔ اور پبلک مغالطہ سے نکلکر تناسخ کو صحیح مان لے۔ اس کے سوا کوئی طریق آپکے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اور یہی علم و عقل کا قول ہے۔ خواہ کسی عقلمند اہل علم سے پوچھ لینا ؛

۴۔ ہم آپ کی اس لاجک سے سخت حیران ہیں۔ کہ ایک طرف تو آپ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے لکچر سے اواگون کے متعلق پبلک مغالطہ میں ہو گئی۔ پھر ساتھ ہی اس کے خلاف آپ یہ فرماتے ہیں۔ کہ جب تک معترض کے اعتراضات نہ معلوم ہوں اس وقت تک ثبوت اس کے خلاف کیا دیا جاوے۔ حالانکہ آپ اپنی چٹھی مورخہ ۱۷۔ مارچ میں آپ فرما چکے ہیں۔ کہ ہم اعتراض کر کے تناسخ کی تردید کر چکے ہیں۔ شاباش! بغیر اعتراضات معلوم ہوئے اور کیا آپنے اعتراضات سنے ہی نہ تھے۔ آپ سوچکر بولیں کہ ہم نے اواگون کے خلاف اپنے جلسہ میں ایسے اعتراضات کئے۔ جن کو سن کر پبلک مغالطہ میں پڑ گئی۔ اور اواگون کو غلط سمجھ لیا۔ اور آپنے بھی ان اعتراضات کو سن لیا۔ باوجود اس کے آپ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے اعتراضات معلوم ہی نہیں ہوئے عجیب منطق ہے۔ کہ بغیر اعتراضات سنے پبلک کو مغالطہ بھی ہو گیا۔ اور خود ۱۷۔ مارچ کے خط میں آپ ہمارے اعتراضات کرنے کا اعتراف بھی کر چکے ہیں۔ مگر پھر بھی آپ یہی کہتے ہیں۔ کہ ابھی ہمارے اعتراضات معلوم نہیں ہوئے کچھ تو ہوش و حواس سے کام لو۔ کہ آپ فرما کیا رہے ہیں۔ مہاشہ جی! ہم اعتراضات کر چکے۔ ہمارا لکچر کامیاب ہو گیا۔ جسکا اثر آپ کو بھی معلوم ہو چکا۔ آپ اس کی تردید کریں۔ اور ہمارا قرضہ ادا فرماویں۔ پبلک کو مغالطہ سے بچائیں ہمیں کیا ضرورت پڑی۔ کہ جو کام ہماری حسب منشاء ہو چکا۔ اس کو عبث طور پر پھر دوہرائیں ؛

۵۔ آپ کا یہ فرمانا کہ مناظرہ خواہ مہینہ بھر جاری رہے خواہ دو روز۔ اور بھی حیرت انگیز ہے۔ حالانکہ ۷ اپریل کی چٹھی میں آپ اسطرح فرما چکے ہیں۔ کہ "صداقت کے اظہار کیلئے زیادہ وقت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ لیاقت اور سچائی کی۔ اب حافظہ نباشد کے مصداق بنکر آپ تناسخ کے مسئلہ پر اپنے گھر بیٹھکر اپنے مندر میں مہینہ بھر مناظرہ کرنے اور اس کے جاری رکھنے کے احتمال پیش کرتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ایسا کیوں ہو۔ اگر دو روز تک مباحثہ کرنا آپ کو منظور ہے تو ہم دہلی میں حاضر ہیں۔ اس سے زیادہ کے لئے آپ دہلی کو چھوڑ کر ہماری طرح کسی اور شہر میں سفر کی تکلیف برداشت کر کے آئیں۔ تاکہ فریقین کی حالت مساوی ہو جائے۔ یعنی ہم بھی مسافر ہوں۔ اور آپ بھی۔ پھر آپ خواہ مہینہ بھر مباحثہ جاری رکھیں۔ خواہ سال بھر۔ یکساں اثر دونوں پر اتنے لمبے قیام کا ہو گا۔ پس آپ دو روز سے زیادہ عرصہ تک مناظرہ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ تو دہلی کو فوراً چھوڑ کر کسی ایسے مقام پر آ جائیں۔ جو دہلی اور قادیان کے درمیان واقع ہو ؛

۶۔ آپنے اُس شرط کو بھی اب منظور کر دیا جو زبانی تسلیم کر لی تھی۔ اور فریقین کے لئے نہایت مفید تھی۔ کہ جانبین کی تقریریں قلمبند ہوتی جائیں۔ اور پھر بہ دستخط فریقین و صدر جلسہ ایک دوسرے کو مل جائیں۔ تاکہ فریقین میں سے جو چاہے۔ وہی مصدقہ تقریریں شائع کرے۔ اپنی طرف سے کچھ نہ لکھے۔ اس عمدہ اور بے ضرر طریق کو آپ اپنی کمزوری سے اور اپنے سدھانت کے بے دلیل ہونے کے باعث منظور نہیں کرتے۔ تاکہ پبلک کو آپ کی مصدقہ تحریر سے تناسخ کا باطل ہونا نہ کھل جائے۔ شاباش! ابھی کل کی بات ہے۔ کہ مولوی نثار احمد صاحب نے ایک اشتہار اس مباحثہ کے متعلق (جو اُن کے اور آپکے بڑے گیانی وِدوان پنڈت مہاشہ رام چندر جی مہاراج کے درمیان ہوا تھا) شائع کیا۔ تو اس کی تردید میں تین روز تک فوارہ پر رام چندر جی نے اپنا وقت صرف کر کے یہ بتایا۔ کہ تقریر مندرجہ اشتہار غلط ہے۔ یوں نہیں ہوا۔ یوں ہوا۔ میں نے یہ کہا۔ تو انھوں نے وہ کہا وغیرہ وغیرہ غرضیکہ اس اشتہار کو از سر تا پا غلط بتا کر کہا۔ کہ اس میں فریقین کی تقریر پوری پوری درج نہیں کی گئی۔ اب دیکھئے جو نظیر ابھی آپکے سامنے موجود ہے۔ اس کو دیکھنے کے بعد بھی آپ کا ایسی شرط سے انکار کرنا جس میں اس قسم کی شکایت یا عذر کا امکان ہی نہیں تھا صریح کمزوری نہیں تو کیا ہے؟ پس بہتر اور مفید اور نتیجہ خیز صورت مناظرہ یہی ہے کہ فریقین کی تقریریں ساتھ ساتھ ضبط تحریر میں آتی جائیں جسپر دونوں طرف کے دستخط اور پریسیڈنٹ کی تصدیق ہو کر دونوں فریق کو دیدی جائیں۔ اور وہ اسی کو پبلک کرنے کے مجاز ہوں۔ اپنی طرف سے کسی کمی بیشی کے مرتکب نہ ہو سکیں۔ یہ آپ کو ضرور منظور کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ آپ ابھی نثار احمد والے مباحثہ میں اسکا نتیجہ دیکھ چکے ہیں۔ ہم بغیر تقریروں کے ضبط تحریر میں لانے کے آپ کو آپ کی کمزوری کے چھپانے کا ہرگز موقعہ نہ دیں گے ؛ خوب یاد رکھیں ؛

۷۔ امید ہے۔ کہ آپ اب اچھی طرح ہماری معروضات کو سمجھ گئے ہوں گے۔ اور اب بلا مزید لاد نعم کے صاف صاف الفاظ میں ہماری چٹھی مورخہ ۲۰۔ مارچ ۱۹۱۶ء کی منظوری دیکر تاریخ و وقت مناظرہ کے تعیین کے لئے برضامندی فریقین تیار ہو جائیں گے۔ آئندہ ہم بے معنی خط و کتابت سے اجتناب کر کے اپنے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اگر آپ کو وہ شرائط جن میں فریقین پر مساوی اثر پڑتا ہے۔ اور نہایت انصاف پر مبنی ہیں۔ منظور ہیں۔ تو اطلاع دیں۔ تاکہ وقت و تاریخ مناظرہ کا فیصلہ کریں۔ ورنہ ضرورت نہیں۔ کہ بیہودہ طور پر آپ پہر کچے حیلہ و بہانہ سے ہمارا وقت ضائع کریں۔ عنقریب یہ تمام خط و کتابت بذریعہ اخبار فاروق شائع کر کے آپکے پاس بھی ارسال کر دیں گے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

حکیم خلیل احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دھلے

۱۴۔ اپریل ۱۹۱۶ء

آریوں کی عہد شکنی

مہاشہ راجپندر جی آریہ سماج دہلی کے ہیرو نے فوارہ پر اشتہار کتابیہ سے یہ پٹری جمانی شروع کر دی تھی۔ کہ احمدی مبلغین مہاشہ جی مذکور سے مباحثہ کرتے ہوئے کتراتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے چیلنج مباحثہ کو ٹالتے ہیں۔ یہ خبریں جب ہم کو ملیں۔ تو ایک دن راجپندر صاحب فوارہ سے واپس آتے ہوئے متصل گھنٹہ گھر ہم کو مل گئے۔ ہم نے اُن سے کہا۔ کہ آپ تو اوروں پر ہمارے خلاف غلط بیانی کر کے پبلک کو مغالطہ دیتے رہے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ہنوز شرائط مباحثہ وغیرہ کے متعلق ہمارا جو خط و کتابت جانبین سے ہو رہی ہے۔ پھر کیونکر کوئی فریق یہ رائے ظاہر کرتا ہے۔ کہ دوسرا فریق مباحثہ سے بھاگ رہا ہے۔ ہماری اس شکایت کو سنکر مہاشہ جی نے صاف الفاظ میں اس کی تردید کی۔ اور کہا۔ کہ میں ہرگز ایسا نہیں کہتا۔ اور نہ ابھی ایسا کہنے کا میرا حق ہے۔ چنانچہ دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن فوارہ پر افضل نے ہمارے سامنے بھی اس کی تردید کر دی تھی۔ کہ کوئی آریہ یہ خلاف واقعہ امر ہرگز زبان سے نہ نکالے کہ احمدی مباحثہ سے پہلوتہی کر رہے ہیں۔ ابھی خط وکتابت ہو رہی ہے۔ اس لئے ایسا کہنے کا ہمارا یا کسی کا حق نہیں" مگر افسوس سے سنا گیا۔ کہ ہمارے قادیان آجانے کے بعد (باوجود دہلی میں ہمارے قائمقام مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مبلغ کے موجود رہنے کے جس کی اطلاع بھی سماج دہلی کو دی جا چکی تھی۔ اور ہمارا ۲۷۔ مارچ کا آخری خط بھی جسمیں تمام شرائط ہم منظور کر کے سماجیوں کو بھیج چکے تھے۔ ان کے پاس موجود تھا) آریوں نے اقرار کے طور پر اخباروں میں چھپوانا اور بازاروں میں یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ احمدی مناظرہ سے فرار کر کے چلے گئے۔ سماجیوں کی یہ حرکت نہایت قابل افسوس تھی۔ جس کی تردید میں ہم نے مندرجہ ذیل اشتہار دہلی میں طبع کرا کے شائع کیا ؛

ہمارا اشتہار

چہ مے شتہا بدا دندایں جواں را
کہ ناید کس بمیدانِ محمدؐ

حضرات دہلی سے یہ امر مخفی نہیں۔ کہ آریہ سماج دہلی مولوی عبدالسلام صاحب نے خود احمدی مبلغین کو چیلنج مباحثہ دیا اور جب ہماری طرف سے منظوری کا اعلان کیا گیا۔ تو مولوی صاحب نے جس بزدلی سے گریز کیا۔ وہ پبلک کے نوٹس میں لایا جا چکا ہے۔ حتیٰ کہ ہم نے اپنی آخری تحریر میں مولوی صاحب کو معہ دیگر تین معاندوں کے اپنے قیام گاہ پر مدعو کیا۔ اور یہ تجویز بھی پیش کی۔ کہ تحریری مباحثہ روزانہ شائع ہوتا رہے جس سے پبلک کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا موقعہ مل سکیگا یہ ایسی تجویز تھی۔ جو دہلی کی معزز اور سنجیدہ پبلک کے لئے ضرور مفید ہوتی۔ لیکن مولوی صاحب نے اس تجویز کو منظور نہ کر کے اپنی کھلی کمزوری کا اظہار کر دیا۔ یہ طرز عمل جو ہمارے مخالفین نے اختیار کیا ہے۔ ایک متجسس حق کے لئے سلسلہ حقانیہ احمدیہ کی صداقت پر قوی دلیل ہے۔ الحمد للہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور دہلی کی سنجیدہ پبلک حق کی طرف رجوع کر رہی ہے۔ یہی ہمارا مقصود ہے جو بفضلہ پورا ہو رہا ہے۔ سکرٹری آریہ سماج کو ہمارے آخری خط کے جواب موصول ہونے پر پھر یاددہانی کرائی گئی۔ تاحال کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ لیکن برعکس اس کے اخبار پرکاش میں شائع کرایا گیا ہے۔ اور فوارہ پر مہاشہ راجندر صاحب اعلان کرتے ہیں۔ کہ "احمدی جماعت بھاگ گئی ہے"۔ ہم مہاشہ صاحب کی اس اخلاقی کمزوری پر جو ان کی مذہبی پوزیشن کے بالبعید ہونی چاہیئے تھی۔ افسوس کرتے ہوئے بنا بر اطلاع خاص و عوام اشتہار ہذا شائع کرتے ہیں کہ انفصال معاملہ کیلئے ہم ابھی تک دہلی میں مقیم ہیں۔ ہمارے امام نے مباحثہ کی اجازت دیدی ہے۔ چنانچہ تار آمدہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ۔ مہاشہ صاحب کو فوارہ پر عام پبلک کے سامنے دکھا چکے ہیں۔ یقین کہ مہاشہ صاحب مضمون تار کو ملحوظ رکھ کر انفصال کیطرف رجوع کریں گے۔ اور ایسے لغو اور بعید از صداقت اعلان سے "دروغ گو بروئے تو" کے مصداق نہ بنیں گے ؛

المشتہر حکیم خلیل احمد یکے از مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے احباب فوری توجہ کریں

بخدمت برادران احمدیہ و سکرٹری صاحبان انجمن ہائے احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ؛

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ باوجود کئی قسم کے مشکلات کے سلسلہ احمدیہ کے تمام کام ہر رنگ میں ترقی کر رہے ہیں مگر سلسلہ کی ترقی کے سابقہ اخراجات بھی ترقی پر ہیں اسلئے روپیہ کی سخت ضرورت پیش آتی ہے پس تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں نہایت زور سے اپیل کیجاتی ہے۔ کہ وہ ہر انجمنوں یعنے صدر انجمن احمدیہ اور انجمن ترقی اسلام کے چندوں کیطرف فوری توجہ فرمادیں۔ کیونکہ کافی روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے منتظمین کو سخت دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور سلسلہ کے کام رک بھی نہیں سکتے مبلغین کو دُور دُور مقامات پر بھیجنا پڑتا ہے بعض اضلاع میں مستقل مبلغ مقرر ہیں۔ صدر انجمن کے مختلف صیغوں کا سات آٹھ ہزار کا مستقل ماہوار خرچ ہے کئی مساکین کو وظیفے دیکر مدرسہ احمدیہ و ہائی سکول و دارالشفاء خانہ وغیرہ میں تعلیم دی جاتی ہے کئی یتامیٰ کی پرورش کیجاتی ہے کئی بیواؤں کی امداد کرنی پڑتی ہے۔ دُور دُور مقامات سے مثلاً بنگال۔ مالابار۔ افغانستان سے لوگ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان میں آتے ہیں۔ کثرت سے مہمانوں کی آمد و رفت ہے۔ انکی مہمان نوازی کے اخراجات ہیں مختلف مقامات سے بحیثیت عام اشاعت کے لئے شائع کرنے پڑتے ہیں۔ غرض بیشمار قسم کے اخراجات ہیں۔ جنکا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر ان ضروری اور لازمی اخراجات کے لئے جسقدر روپے کی ضرورت ہے اسقدر آمد نہیں۔ اور یہ اخراجات چل نہیں سکتے جبتک ہماری جماعت پوری توجہ سے اس بارہ میں اپنے فرض کو ادا نہ کرے۔ پس کم از کم ہر ایک احمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ان اخراجات کو ایسا ہی ضروری سمجھے۔ جیسا کہ وہ اپنے گھر کے اخراجات کو ضروری سمجھتا ہے۔ اور ان کے لئے اُس کو ایسا ہی فکر کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ وہ اپنے اخراجات کے لئے فکر کرتا ہے۔ اس امر کی طرف تمام احمدیوں کو عموماً اور جملہ سکرٹری صاحبان کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں۔ کہ بہت کوشش سے روپیہ جمع کر کے قادیان میں بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائیگا۔ میرے ان چند الفاظ کو آپ معمولی نظر سے نہ دیکھیں۔ بلکہ یہ سمجھیں کہ سخت اور ضروری ضرورت کی وجہ سے یہ اپیل آپ صاحبان کی خدمت میں کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ کہ آپ اس دینی خدمت میں ایسے صدق اور اخلاص سے قدم بڑھائیں۔ کہ خدا اس کو دیکھ کر تم پر راضی ہو جائے بعض احباب اور انجمنوں کے نام ایک خاص رقم معین کر کے ان کو اطلاع دیگئی تھی۔ ایسے احباب اور انجمنوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اگر ابھی تک آپنے وہ بقیہ رقم ادا نہیں کی۔ تو اس کی طرف بھی توجہ فرمادیں۔

نیز یہ بھی یاد رہے۔ کہ جو روپیہ بھیجا جاوے۔ اس میں یہ تعین ضرور کی جاوے۔ کہ اس میں صدر انجمن کا چندہ کسقدر ہے۔ اور ترقی اسلام کا کسقدر۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؓ کا ارشاد ہے۔ کہ اُس چندہ کے علاوہ جو احباب صدر انجمن کے لئے دیتے ہیں۔ ہر ایک صاحب ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے اور زمیندار احباب ایک سیر فی من کے حساب سے ترقی اسلام کے لئے باقاعدہ چندہ دیا کریں۔ پس اس امر کا بھی احباب ضرور نوٹ کر لیں اور اس کے مطابق تعمیل فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کے دلوں میں موجودہ سخت ضروریات کے احساس پیدا کرے۔ اور اس راہ میں اپنے مال کی قربانی کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

نیز احباب ہر دو انجمنوں کی امداد اس طرح بھی کر سکتے ہیں۔ کہ مدرسہ احمدیہ و ہائی سکول میں اپنے لڑکے پڑھنے کے لئے بھیجیں۔ قرآن شریف انگریزی و اردو و ریویو انگریزی و اردو کی اشاعت اور خریداری میں مدد دیں۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ؛

یہ چٹھی سکرٹری صاحبان احباب کو جمع کر کے سنادیں۔ اور ذاتی چندہ کے لئے کوشش فرمادیں (مولوی بشیر علی صاحب) اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ و سکرٹری ترقی اسلام قادیان

۱۶۔ اپریل ۱۹۲۵ء

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ایم قاسم علی پبلشر نے چھپوا کر شائع کیا